REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵

شمارہ ۵

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :-
خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر :-
شکیل احمد طاہر
سید وسیم احمد عرب شبر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۸ جمادی الاوّل ۱۴۰۶ھ | ۳۰ صلح ۱۳۶۵ ہش | ۳۰ جنوری ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لنڈن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ — حضور پُرنور نے تمام دُنیا کے احمدیوں کو "السلام علیکم" نئے سال کا تحفہ مبارکباد عنایت فرمایا ہے - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور بخیر و عافیت ادرمہمات دینیہ میں مصروف ہیں" — احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں ۔

● — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور عمر دراز کے لئے احباب کرام دُعائیں جاری رکھیں ۔

● — ۸ صلح (جنوری) - صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر قادیان میں بھی بعد نماز عصر محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کروائی - قادیان کے مرد و زن تقریب دُعا میں شامل ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔ آمین ۔

● — قادیان میں مکرم مولوی محمد عبد الشکور صاحب ۔ مکرم نذیر احمد صاحب ٹوپچی ۔ مکرم غلام قادر صاحب کا نواسہ اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کی بیٹی عزیزہ مبارکہ بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دُعا ہے ● جملہ درویشان کرام بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ ۔

پیارے آقا کی مصروفیات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت ایمان افروز مصروفیات بشکریہ ہفت روزہ النصر لنڈن مورخہ ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء پیشِ خدمت ہیں ۔ — (قائم مقام ایڈیٹر بدر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت و عافیت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ حضور تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہتے ہیں ۔

گزشتہ ہفتہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حسبِ معمول پنجوقتہ نمازیں مسجد فضل لنڈن میں پڑھاتے رہے ۔ جس میں دُور و نزدیک کے احباب و خواتین شامل ہوتے رہے ۔ اور اس طرح مسجد فضل خدا تعالیٰ کے خالص اور محبت بھرے ذکر سے معمور رہی - اور جماعت مومنین کے باہم میل جول کا بھی مرکز رہی ۔ مزید برآں حضور نے کم و بیش دو ہزار خطوط ملاحظہ فرمائے جو دُنیا کے متعدد ممالک میں بسنے والے احباب و خواتین نے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دُعا ، مشورے اور رہنمائی کی غرض سے تحریر کئے ۔ سب خطوط پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کارروائی کی گئی - اور تمام خطوط کے جوابات حضور کے اپنے دستخطوں سے بھجوائے گئے ۔

علاوہ ازیں احباب و خواتین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے محبوب آقا کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا ۔ جو ان سب کے لئے ایک غیر معمولی رُوحانی تسکین کا موجب ہوئی ۔

خطبۂ جمعہ

مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔ جو کہ حضور انور کے حالیہ تربیتی خطبات کے سلسلہ میں پانچواں خطبہ تھا ۔ اس میں حضور نے فرمایا کہ نماز کا حقیقی مقصد وصلِ الٰہی ہے ۔ اور جب تک نماز میں محبتِ الٰہی کا رس نہ بھر جائے اس وقت تک اس کی لذت نہیں آتی ۔ جماعتی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس امر کے لئے خصوصی مساعی کریں کہ جن افرادِ جماعت نے حالیہ قیامِ نماز کی تحریک کے نتیجہ میں نماز ادا کرنی شروع کر دی ہے وہ اس میں دوام اختیار کریں ۔ اور اس کی حفاظت کریں ۔ نیز فرمایا کہ ہر فردِ جماعت کو ترجمے اور مطالب سے آگاہ کیا جائے ۔ آخر میں حضور نے دُعا کی کہ اللہ کرے کہ جماعت کا ہر فرد اس مقام پر پہنچ جائے کہ اُسے خدا تعالیٰ کا وصل اور لقا حاصل ہو ۔

مجلسِ شوریٰ یو۔کے میں ایمان افروز خطاب

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی ساتویں مجلسِ شوریٰ مورخہ ۷ - ۸ دسمبر اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوئی جس میں برطانیہ کی تمام جماعتوں کے یکصد کے قریب نمائندگان نے شرکت کی ۔ جبکہ اس کے علاوہ متعدد زائرین نے بھی استفادہ کیا ۔ اس موقعہ پر منتظمین کی درخواست کو از راہِ شفقت منظور فرماتے ہوئے حضور نے مورخہ ۷ دسمبر بروز ہفتہ مجلسِ عرفان میں حاضرین کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے اور دُوسرے روز ایک خصوصی اجلاس میں شرکت فرما کر مجلس شوریٰ کی جملہ سفارشات سُننے کے بعد حاضرین سے تقریباً ایک گھنٹہ نہایت رُوح پرور خطاب فرمایا ۔ تبلیغ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے حضور نے چار نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں ۔ اوّل : ہر سیکرٹری تبلیغ اپنے پاس ایک نوٹ بُک رکھے جس میں وہ تمام ہدایات درج کرے جو حضور نے وقتاً فوقتاً تبلیغ کے تعلق دی ہیں ۔ اور پھر ان ہدایات کا بار بار مطالعہ کرتا رہے ۔ دوم : ہر سیکرٹری تبلیغ اپنی جماعت کی دو قسم کی فہرستیں بنائے ۔ ایک وہ جو داعی الی اللہ بن چکے ہیں ۔ اور باقاعدہ تبلیغ میں مصروف ہو گئے ہیں ۔ اور دُوسرے وہ جو ابھی داعی الی اللہ نہیں بنے ۔ پھر ہر ماہ اپنی مساعی کی رپورٹ دے کہ جو داعی الی اللہ نہیں بنے تھے اُن میں سے مزید کتنے بن گئے ہیں ۔ سوم : سیکرٹری تبلیغ ہر ماہ مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں داعی الی اللہ سکیم اور نئی بیعتوں کے متعلق رپورٹ کرے ۔ چہارم : ہر شخص اپنے لئے خاص طور پر دُعا کرے اور دُعا سے کبھی جُدا نہ ہو ۔ اس طرح آپ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت حاصل ہو جائے گی ۔ اور پھر کسی دُشمن کی طرف سے آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔

مجلسِ عرفان

مورخہ ۱۶ دسمبر بروز جمعہ مجلسِ عرفان مسجد فضل میں منعقد ہوئی ۔ — (باقی دیکھئے صفحہ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ہارڈ ویئر مارٹ ۔ صابن پورہ ۔ کٹک اڑیسہ

پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۶۵ ہش

عظمتِ قرآن

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

فرنچ زبان میں قرآن کریم مع ترجمہ دیباچہ تفسیر القرآن طبع ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت رُوح پرور مبارکباد قارئینِ "بدر" گزشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حق یہ ہے کہ خلافتِ رابعہ کے زیرِ سایہ جماعتِ احمدیہ کو یہ ایک نہایت قابلِ فخر کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ جس پر جسقدر بھی سجداتِ شکر بجالائیں کم ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ہے۔ یعنی تمام جہانوں اور اقوام کے لئے عزت اور شرف کا باعث ہے۔ اور اس ترجمہ کے ذریعہ فرنچ بولنے والی ایک عظیم قوم کو قرآن کریم سکھانے اور سیکھنے کا شرف نصیب ہوا ہے۔

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)، یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دورِ حاضر میں جماعتِ احمدیہ کو یہ شرف عطا فرمایا ہے کہ ایک پروگرام کے تحت اب تک متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے شائع کر چکی ہے۔ فرنچ زبان میں ترجمۃ القرآن کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

پچیس تیس سال قبل رابطہ عالم اسلامی نے بھی بہت بڑی تعداد میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کیا تھا۔ لیکن تصرفِ الٰہی ملاحظہ ہو کہ اس میں وفاتِ مسیح کا اقرار کر لیا گیا۔ جب جماعتِ احمدیہ کے اخبارات میں اس حقیقت کو پیش کیا گیا تو اس ترجمۃ القرآن کو رابطہ عالم اسلامی نے ایسا گم کیا کہ اب تک خبر نہیں کہ وہ کہاں گیا ؎

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا (دُرِّثمین)

دیگر الہامی کہلانے والی کتابوں کے مقابل پر قرآن کریم کو یہ عظمت بھی حاصل ہے کہ اس میں بنیادی اعتبار سے ہر مذہب کو سچا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اُن مذاہب کی صداقت پر اپنی صداقت کی بنیاد رکھتا ہے۔ اور ہر قوم میں نبیوں، رسولوں اور اوتاروں کا مبعوث ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ فرمایا وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ اور وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا یعنی ہر قوم میں نذیر اور رسول ہم نے مبعوث کئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اپنے اپنے زمانہ اور اقوام کے لئے اُن سب کی بعثت برکتوں اور رحمتوں کی باعث تھی لیکن اُن کی تعلیمات مختص الزمان اور مختص الاقوام تھیں۔ نہ اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حفاظت کا وعدہ تھا اور نہ ہی اس کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ سب منسوخ ہونے والی تھیں۔ یہ وعدہ صرف قرآن کریم کے ساتھ ہی مخصوص ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ یعنی ہم نے ہی اس ذکر (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ ویدوں اور بائیبل پر ایسا زمانہ بھی آیا جبکہ یہ جلا دیئے گئے تھے بعدہٗ یادداشت کی بناء پر وہ ضبطِ تحریر میں آئے۔ لہذا ان میں تحریف و تبدل اُن کے پیرو کار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم ایسے حالات میں بھی من وعن محفوظ رہے گا۔ کیونکہ قرآن کریم کے حفاظ جو اول تا آخر اسے زبانی یاد کر لیتے ہیں ہر زمانہ میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی کامل و اکمل وحی پر مشتمل ہے صرف عربی زبان میں کیوں نازل ہوا۔ دوسری کسی زبان میں کیوں نازل نہ ہوا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے بڑے زبردست دلائل سے ثابت کیا کہ عربی زبان درحقیقت اُمّ الۡاَلۡسِنَہ ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ قرآن کریم اس مقدس زبان میں نازل ہوتا۔

ایک یورپین یا امریکن مفکر قادیان پہنچا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ثبوت ہے عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کا جبکہ انگریزی زبان بھی بڑی ترقی یافتہ زبان ہے۔

آپؑ نے فرمایا متعدد خوبیوں میں سے ایک امتیاز عربی زبان کا یہ ہے کہ اس میں اختصار پایا جاتا ہے۔ آپ "میرا پانی" کا ترجمہ کریں۔ اُنہوں نے "MY WATER" کیا۔ فرمایا عربی میں صرف "مَائِیۡ" کہنے سے یہ مفہوم ادا ہو گیا۔ WATER آپ کا زائد ہو گیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائنس جو خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس کی نئی نئی ایجادات نے اس زمانہ میں اس حد تک ترقی کی ہے کہ کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے اس قدر قریب کر دیا ہے کہ گویا تمام دُنیا ایک ہی شہر میں آباد ہے۔ جب خدا کا فعل ہمیں ایک کر رہا ہے تو کیا خدا کا قول یعنی مذہب ہمیں ایک نہیں کر سکتا؟ اس سوال کے جواب میں بھی صرف اور صرف قرآنِ کریم کو ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم بنیادی طور پر تمام معروف مذاہب کو سچا تسلیم کرتا ہے۔ اور ہر مذہب کی قائم رہنے والی تعلیمات کو اس نے اپنے اندر سمو لیا ہے۔ "فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ"۔

جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد قرآنِ کریم کی اس تعلیم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت کرشن اور حضرت رام چندر اور دوسرے انبیاء کرام کو سچا یقین کرتا ہے۔ اگر اسی طرح دیگر مذاہب کے پیرو کار بھی قرآن کریم اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعلان کریں تو یہ کرۂ ارضی اتفاق و اتحاد اور صلح اور امن کے نعرہ ہائے تحسین سے گونج اُٹھے۔ اور بالآخر ضرور ایسا ہو کر رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسی لئے کھڑا کیا ہے۔

پس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرنچ زبان میں قرآن کریم کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک ایک مژدۂ جانفزا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند (دُرِّثمین)

کہ اے بے خبر فرقان کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص مر گیا — !!

عبدالحق فضل قائم مقام ایڈیٹر

کبھی ہوا ہے تجھی! یہ ہے لو، چہ بوالعجبی؟

غبارِ راہگزر بھی وہی، سگاں بھی وُہی
وہی سفر، وہی اہلِ سفر، رواں بھی وُہی

یہ راہرو جنہیں منزل تلاش کرتی ہے
نجوم بیتے ہیں جن سے خبر نصیبوں کی
نگاہ جن کی دلِ سنگ پاش کرتی ہے

رواں دواں ہیں وہی قافلے غریبوں کے
کبھی رُکے ہیں کسی سے جو اب رُکیں گے ہم
حذر! اے اہلِ رقیباں سفر نصیبوں سے

بدل کے نام اندھیرے دن کا دن نہیں کھلتا
سیاہیوں کو ضیاء کہہ بھی دو تو کیا حاصل
کہ روشنی سے کبھی تیرہ پن نہیں ملتا!

میری جبرا کو ہے پیوند طور سے — ناصح!
تیری ضیائیں بھی نارِ عذاب سے منسوب
میری شبیں بھی ہیں معمور نور سے — ناصح!

کبھی ہوا ہے تجھی ہے یہ لو — چہ بوالعجبی؟
"ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی!"[1]

ایچ۔ آر۔ ساحر (امریکہ)

[1] علامہ اقبال۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم نومبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(قائمقام ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۸-۴۹)

پھر فرمایا:-

ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت اقدس سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا اے محمد تو مومنوں کو یہ بشارت دے دے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت ہی بڑے فضل مقدر ہیں وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور کافروں کی اطاعت مت کر اور منافقین کی اطاعت مت کر اور ان کی ایذا رسانی کو چھوڑ دے یعنی اُن سے صرف نظر فرما وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور

اللہ پر توکل رکھ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور اللہ بہترین ہے جس پر توکل کیا جاتا ہے۔ یہاں بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کا مضمون تو یہ بتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم خوشخبریاں ہیں جو مومنوں کو دی جا رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت ہی بڑے فضل آنے والے ہیں لیکن ان خوشخبریوں کا زمانہ یہ ہے کہ شدید ایذا رسانی ہو رہی ہے منافقین کی طرف سے اور کافروں کی طرف سے سوال یہ پیدا ہوتا کہ جو خوشخبری دینے والا ہو اس کو مخاطب کر کے یہ کیوں فرمایا کہ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ کہ تو کافروں کی اطاعت مت کر خوشخبری پہلے رکھی گئی اور کافروں کی اطاعت کا مضمون بعد میں باندھا گیا پہلے فرمایا کہ اے محمد تو حوصلے والا مومنوں کو تسلیاں دے ان سے وعدے کر ان کے دل بڑھا اور ان کو بتا دے کہ خدا کی طرف سے عظیم الشان بشارتیں نازل ہونے والی ہیں فضل نازل ہونے والے ہیں اور دوسری طرف یہ فرمایا کہ تو کافروں اور منافقوں کے پیچھے مت چل اور ان کی ایذا رسانی کو نظر انداز فرما دے اور اللہ پر توکل رکھ ان دونوں باتوں کا جوڑ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ بارہا سلسلے کی تفاسیر میں یہ امر وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مخاطب کیا جاتا ہے تو اس کا

ایک پہلو تو یہ ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بذات خود مخاطب ہوتے ہیں اور یہ پہلو یہ ہے جہاں بڑے مراتب کا بیان ہوتا ہے بہت ہی عظیم الشان مراتب کا بیان ہوتا ہے تو حضور اقدس کو واحد میں مخاطب فرمایا جاتا ہے اور اس سے یہ پیغام مومنوں کو دینا مقصود ہوتا ہے کہ اتنے عظیم الشان نبی کے پیرو ہو اتنے عظیم الشان مرشد اور آقا کا دامن تم نے پکڑ لیا ہے اس لئے تمہیں بھی اس کے مطابق جانچا جائے گا اتنی بڑی بلندیاں تمہارے لئے کھلی ہیں اگر ایسے ہی اعمال کر کے دکھاؤ گے یا تقاضے اپنی طرف سے پوری جد و جہد کرو گے تو تمہارے لئے عظیم الشان اور لا انتہا مراتب سامنے تمہیں کھڑے دعوت دے رہے ہیں۔

پس تحریص کے طور پر حضور اکرم کو سامنے رکھ کر مومنوں کو ان عظیم الشان مرتبوں کی خبر دی جاتی ہے جو اس عظیم الشان رسول کی پیروی سے نصیب ہو سکتے ہیں دوسری جگہ واحد کے صیغہ میں مخاطب فرماتے ہوئے بظاہر

بڑی سخت تنبیہ

کا مضمون ہے اور ایک سے زائد مرتبہ قرآن کریم میں یہ طریق موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فرمایا کہ ایک ذرہ بھی اگر اپنے موقف سے ہٹے تو دین کے رہو گے نہ دنیا کے رہو گے اور شدید عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے خدا کی طرف سے۔ اب یہ بات تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شایان شان نظر نہیں آتی مگر دراصل

یہ پیغام کمزوروں کیلئے ہے

پہلا پیغام مضبوط مومنوں کے لئے ہے کہ تم نے بہت ہی عظیم الشان رسول کا دامن پکڑ لیا ہے اور خدا کے فضل سے تم بھی بڑی ترقیات کرو گے اور دوسرا پیغام کمزور دلوں کے لئے ہے کہ دیکھو میں اصولوں کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کرتا سب سے زیادہ پیارا وجود جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا اس سے بھی میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ میری اطاعت اور ہدایات کی بڑی سختی سے پیروی کرے گا اور اگر اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا تو تم جیسے چھوٹے مقامات کے لوگ ہو جن کی حیثیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ان کو میں کیوں نہیں پکڑوں گا تو اس رنگ میں تنبیہ کے مضمون کو بھی عروج کو پہنچا دیا ایک طرف

خوشخبریوں کے مضمون کو

ثریا سے بالا کر دیا اور ایک طرف تنبیہ کے مضمون کو بھی انتہا تک پہنچا دیا یہ طریق کلام ہے قرآن کریم کا اور اسی طرز کلام میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرمایا گیا ہے۔

پہلی آیت میں وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا میں تو تسلی ہے کہ یہ دور ٹل جائے گا یہ دکھ دور ہو جائیں گے تم فکر نہ کرو خدا کی طرف سے عظیم بشارتیں تمہارے لئے مقدر ہیں اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرما کر یہ کہنا کہ کافروں کی اطاعت نہ کر یہ ہرگز یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کوئی دور کا بھی امکان تھا اطاعت کا یعنی غیروں کی اطاعت کا اور اس بات کی نفی پہلی آیت ہی کر رہی ہے۔ مضمون کی ترتیب بتا رہی ہے کہ جس شخص سے یہ احتمال ہو کہ وہ غیر اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو خوشخبریاں دینے کے لئے تو خدا تعالیٰ نہیں کہہ سکتا عظیم بشارتیں دینے کے لئے تو اس کو مقرر نہیں فرما سکتا تو پہلی آیت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو احتمال پیدا ہوتا تھا الزام کا اس کا کلیتہً نفی فرما دی اور آپ کے مقابل پر نسبت جن کے کمزوری ہو سکتی ہے اور بتا رہی ہے کہ یہ مضمون کمزوروں کے لئے ہے مخاطب حضرت اقدس

ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مگر مُراد وہی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کے ہاتھ کاٹ دیتا حالانکہ جتنی خواتین تھیں اس وقت ان میں اگر کوئی ایک خاتون تھیں جس کے لئے ہرگز کوئی امکان نہیں تھا چوری کا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں

خاتونِ جنت تھیں

اور عظیم الشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق مقامات بیان فرمائے تو آپ کا حضرت فاطمہ کو یہ کہنا کہ اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کے ہاتھ کاٹ دیتا یہ بتا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ایک بہت ہی عظیم الشان مقام عدل ہے اور یہ مقامِ عدل آپؐ نے اپنے آقا کائنات کے مالک اور خالق خدا سے سیکھا تھا۔

خدا کا بھی ایک مقامِ عدل ہے

اور یہ جو مقام ہے جس سے سب سے زیادہ خوف کھانا چاہیئے اسی لئے انبیاء بھی جب اس مقام پر نظر آتے ہیں تو بے حد گریہ وزاری کے ساتھ بخشش کے طالب ہوتے ہیں صرف نظر کے طالب ہوتے ہیں یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی نیکیوں پر کوئی گھمنڈ نہیں تو جب مقامِ عدل پر فائز ہوگا تو ہم اس سے خوف کھاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اس لئے ہمیں معاف فرما صرفِ نظر ہمارے سے فرما ہمارے گناہوں کو بخشش دے اور ہم سے رحم کا سلوک فرما تو یہ وہ مقامِ عدل کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس خطرناک دور میں ہرگز کوئی سوال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کسی کمزور کے لئے کہ وہ

منافقوں یا کافروں کی باتوں سے

ڈر کر اپنے موقف میں کوئی کسی قسم کی تبدیلی پیدا کرے کیونکہ یہ اگر ایسا کریں گے تو پھر ان کے عذاب سے بچ کر خدا کے عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے ان کے عذاب سے بچ کر خدا کے عذاب کو اپنے اوپر لے لیں گے اور اس مضمون کو قرآن کریم نے دوسری جگہ خوب کھول کر بیان فرما دیا کہ خدا کی پکڑ خدا کی ناراضگی خدا کا عذاب لوگوں کی پکڑ ان کی ناراضگی اور ان کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے تو فرمایا دَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اللہ پر توکل رکھ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور جو بھی وکیل دنیا میں بنائے جا سکتے ہیں یہاں وکیل وسیع معنوں میں استعمال ہونے والا لفظ ہے جس کا ایک معنیٰ یہ ہے جس پر توکل کیا جائے جس پر کلیتًہ انحصار کیا جائے۔

پس

خدا تعالےٰ پر انحصار رکھو

اور ان کی ایذاء رسانی سے ان کی تکلیف سے صرفِ نظر کرو۔ آج کل جو جماعت احمدیہ پر حالات گزر رہے ہیں وہ بعینہٖ یہی حالات ہیں یہ وہ آیت نہیں ہے جو ایسے مجاہدے کے وقت اطلاق پاتی ہو جبکہ دشمن سے مومنوں کی ٹکر برابر ہو یہ مضمون یکطرفہ دکھوں کے زمانے کا مضمون ہے یہ مضمون ایسا ہے جبکہ ایک طرف سے حد سے زیادہ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور دوسری

طرف سے کامل خاموشی۔ پس یہ مضمون درحقیقت مکی دور سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مبارک زندگی میں ایک لمبا دور مکی دور بھی تھا۔ تیرہ سال مسلسل بے انتہا تکالیف میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے ماننے والے گزرے اور مسلسل ایذاء رسانی کے ساتھ

کوئی اُمید کی کرن

کی ظاہری شکل نظر نہیں آتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ رات کے بعد ایک رات آتی چلی جاتی ہے اور پھر رات کے بعد رات آتی چلی جاتی ہے اور وہ سورج کے طلوع کا وقفہ جو بیچ میں آ جایا کرتا ہے جس سے رات کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے بیماروں کے لئے وہ آتا ہی نہیں تھا بیچ میں ایک دکھ کا سال دوسرے دکھ کے سال میں تبدیل ہو جایا کرتا تھا شروع کے تین سال جس انتہائی تکلیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گزارے اس کے بعد چوتھے سال میں داخل ہوئے تو شعب ابی طالب میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قید کر دیا گیا وہاں سے نکلے تو پھر سارے قبائل کی طرف سے تمام مسلمانوں کو شدید اذیتیں دی گئیں۔

بہت ہی خطرناک چالیں

تھیں جو آپ کے اور آپ کے ماننے والوں کے خلاف چلی گئیں مگر سب سے زیادہ تکلیف کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم گزرے ہیں کیونکہ آپ کو جو دکھ دیا جاتا تھا اس سے بہت بڑھ کر آپ کو ان کی تکلیف ہوتی تھی جن کو آپ کی وجہ سے دکھ دیا جا رہا تھا اور ان کو بچا نہیں سکتے تھے کچھ کر نہیں سکتے تھے انتہائی دردناک دور تھا اور عجیب بات ہے کہ اس دور میں مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کی آواز بھی اس وقت نہیں اُٹھی ہے مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کی آواز بھی مکی دور میں اُٹھی ہے وہ دور کامل صبر اور توکل کا دور تھا آپ قرآن کریم پر نظر ڈالیں اور قرآن کریم کی آیات کا تاریخ اسلام سے جہاں تک تعلق ہے اس پر نگاہ دوڑائیں تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ مکی دور میں

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کی آواز

بھی بلند نہیں کی جاتی انتہائی صبر کا دور تھا انتہائی خاموشی کا دور تھا لیکن توکل تھا تو چٹان کی طرح تھا غیر متزلزل کوئی اس میں رخنہ نہیں پڑا مسلسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی ان تکلیفوں کے زمانے سے گزرے ہیں اور کسی نے اپنے خدا پر بدظنی نہیں کی کہ کیا ہو گیا اتنی دیر ہو گئی تکلیفوں کو۔ ابھی تک یہ بدبخت کیوں مارے نہیں جاتے بعض کمزور آدمی بعض کمزور کہنا بھی ضروری نہیں بعض لوگ بیچارے

اعصاب کے لحاظ سے

کمزور ہوتے ہیں ان معنوں میں کمزور کہہ رہا ہوں جلدی تھک جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ایسے ظالم کو خدا نے کیوں نہیں پکڑا ویسے ظالم کو خدا نے کیوں نہیں پکڑا کیوں خدا کی غیرت جوش میں نہیں آتی کیوں اتنی دیر ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں پڑ رہی ہیں وہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

S. K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDEN BAZAR BHADRAK Dt BALASORE (ORISSA)

یہ نہیں سوچتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آقا اور ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

جن کی محبت کے صدقے

ہم سب کو خدا کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ آپ کو تیرہ سال مسلسل ایسے بیہودہ گالیاں دی گئی ہیں اس وقت یہ سوال کیوں نہیں اٹھایا گیا کہ خدا کی غیرت کہاں گئی ایسا دردناک دور ہے کہ اس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ گلیوں میں چلتے پھرتے آپ کو گالیاں دی جاتی تھیں آپ کے پیچھے غنڈے لگا دئے جاتے تھے

ہمسایوں کی طرف سے گالیاں

پڑتی تھیں گھر میں پتھر پھینکے جاتے تھے گندگی پھینکی جاتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نہایت خاموشی سے ان چیزوں کو برداشت فرما رہے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ کے گھر میں ایسی گندی غلاظت پھینکی گئی کہ اس کی بدبو سے سارا علاقہ متعفن ہو گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس کو اٹھا کر خود باہر پھینک آئے اور صرف اتنا فرمایا کہ

یہ ہمسائیگی ہے

یہ ہمسائیگی کا حق تم لوگ ادا کر رہے ہو کوئی لفظ نہیں کہا اس کے سوا ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم گزر رہے تھے کہ آپ کے سر پر کسی بدبخت نے گھر کا کوڑا کرکٹ پھینک دیا ایک لفظ بھی آپ نے زبان سے نہیں نکالا کوئی شکوہ نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آتا ہے کہ آپ نے یہ دیکھا تو بے اختیار رونے لگیں سر دھوتی جاتی تھیں صاف کرتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی کہ فاطمہ رو مت

اللہ تعالیٰ اس زمانے کو بدل دیگا

یہ زمانہ اس طرح نہیں رہے گا یہ وہ دور صبر اور توکل ہے جو آپ جب تاریخ میں دیکھتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آناً فاناً گزر گیا تیرہ سال بھی کیا فرق پڑتا ہے ختم ہو گئی زندگی میں اس کے بعد پھر جہاد کا دور ہے۔ پھر فتح کا دور ہے اور فتح کے دور کا زمانہ بالکل ہی مختصر نظر آتا ہے بظاہر اور جب آپ گزر رہے ہیں ان حالات میں سے تو پھر شکوے شروع ہو جاتے ہیں، پھر سوال اٹھنے لگ جاتے ہیں کہ اے خدا تیری غیرت کہاں گئی کیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بھی بڑھ کر خدا کسی کے لئے غیرت دکھائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ تکلیف کا دور جب انسان اس میں سے گزر رہا ہوتا ہے تو لمبا دکھائی دیتا ہے اور جب مڑ کے اس کو دیکھتا ہے تو چھوٹا دکھائی دیتا ہے یہ چیز کوئی ایمانیات سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے ایک ایسا مضمون ہے جو روزمرہ ہماری زندگی میں ہمارے تجربے میں نظر آتا ہے۔ ہماری ذات پر سے گزر جاتے ہیں واقعات اور

ہر انسان کا ردِ عمل یہی ہے

کہ یہ انسانی فطرت ہے تھوڑی سی تکلیف آپ کو سفر میں پہنچے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ تکلیف کا زمانہ ختم ہی نہیں ہوگا ایک عذاب محسوس ہوتا ہے اور جب وہ گزر جاتی ہے تو پھر ہنس ہنس کر ان باتوں کو یاد کرتے ہیں کہ یہ وقت بھی گزرا تھا اور عجیب بات ہے کہ دیر کے بعد جب آپ مڑ کے دیکھتے ہیں تو جو خوشی کا زمانہ تھا وہ چھوٹا نظر آتا ہے اور جو غم کا زمانہ تھا وہ لمبا دکھائی دیتا ہے جو خوشی کا زمانہ تھا اس کی یاد میں روتے ہیں اور جو غم کا زمانہ تھا اس کی یاد میں ہنستے ہیں بالکل الٹ بات پیدا ہو جاتی ہے تو تاریخ ہمارے زاویہ نظر کو بدلا دیتی ہے بلکہ بالکل الٹا دیتی ہے۔

پس تاریخ پڑھتے ہوئے جو آپ باتیں محسوس کرتے ہیں وہ اور طرح محسوس کرتے ہیں اور جب ان حالات میں سے خود گزرتے ہیں تو ان باتوں کو اور طرح محسوس کرتے ہیں

پس یہ ایک سال یا دو سال یا تین سال جتنی بھی خدا کی تقدیر ہے اس پر راضی رہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سبق سیکھیں آپ کا نمونہ پکڑیں اور توکل کریں بالکل یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے اور اس کیفیت میں ہوا ہے جب آپ نے اپنے آپ کو

[illegible] کے طور پر دیکھا

اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ رابعہ میں ایسا زمانہ آنے والا تھا کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی زمانہ ہے آپ کو حضرت ... کی صورت میں دکھایا جانا اور پھر یہ الہام ہونا بتاتا ہے کہ آپ کو یہ خبر دی گئی تھی کہ تمہارے زمانے میں جب چوتھی خلافت ہو گی تو پھر اس قسم کے حالات ہوں گے اور

لازماً تم لوگوں کو صبر کرنا پڑے گا

اور لازماً توکل سے کام لینا ہوگا اور اگر ایسا کرو گے کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیلًا پھر تم اللہ کو بہترین وکیل پاؤ گے اس سے بہتر کوئی ذات نہیں ہے جس پر توکل کیا جا سکے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو خوشخبری ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا کہ اے محمد ان مومنوں کو خوشخبری دے دے کہ ان کے لئے بہت ہی عظیم فضل خدا تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے۔

پس وہ خوشخبری جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مومنین کو دی تھی وہی آپ کے غلام صادق آپ کے کامل غلام اور روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی دی ہے اور

وہ خوشخبری میں آپ کو پہنچاتا ہوں

کہ صبر کرنے والوں کا صبر کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ توکل کرنے والے اپنے خدا کو بہترین وکیل پائیں گے۔

پس ہمت اور حوصلے اور صبر اور توکل اور دعاؤں کے ساتھ اس وقت کو کاٹیں تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں آپ کے حق میں مقدر فرمائی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی اور فضلِ کبیر آپ کا منتظر ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

یہ چونکہ سردیوں میں دن بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور جمعہ کی وجہ سے ویسے بھی وقت تنگ ہو جاتا ہے۔ یعنی خطبہ کے بعد ظہر کی نماز پڑھنی پڑتی ہے جمعہ کی نماز تو بالکل عصر سے مل جاتی ہے اس لئے سال سابق کی طرح اس سال بھی جب تک اس قسم کا وقت رہے گا یعنی دن چھوٹے اور جمعے ان میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کی جایا کریں گی تو آج بھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ عصر کی نماز اسی وقت ساتھ جمع کی جائے گی۔

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ

بمقام کیندرا پاڑہ ۸، ۹ فروری ۱۹۸۶ء

امسال صوبہ اڑیسہ کی مجالس کا سالانہ اجتماع کیندرا پاڑہ میں ۸، ۹ فروری کو منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین مجالس بالخصوص صوبہ اڑیسہ کے قائدین سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں بکثرت نمائندگان بھجوائیں اور ہر طرح سے تعاون دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ — صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پیارے آقا کی مصروفیات بقیہ صفحہ اوّل

جس میں حضور نے درج ذیل بارہ سوالوں کے پُر معارف جوابات عطا فرمائے (۱) عورت امام کے آگے علیحدہ کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کے متعلق سوال کی مزید وضاحت۔

(۲):۔ نساءکم حرث لکم وقدموا لأنفسکم...... الخ میں قدموا لأنفسکم کا کیا مفہوم ہے؟

(۳):۔ کیا تبلیغ میں کامیابی کے حصول کی غرض سے سچی خوابیں دیکھنے کے لئے دُعا کرنا درست ہے!

(۴):۔ آیت قرآنی اِمّا ما ینفع الناس فیمکث فی الارض... الخ (انسان کے لئے نفع رساں چیز ہمیشہ دنیا میں باقی رہتی ہے) موجودہ سائنسی انکشافات کی روشنی میں کیا معنے رکھتی ہے؟

(۵):۔ ساؤتھ افریقین مسلم سکالر احمد دیدت اور ایک امریکن عیسائی سکالر کے درمیان ۱۵ دسمبر کو لنڈن میں منعقد ہونے والے مباحثہ بر موضوع "IS JESUS GOD OR NOT" میں شرکت کی اجازت کے متعلق سوال

(۶):۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم میں ابن مریم کے الفاظ لانے میں کیا حکمت پوشیدہ ہے؟

(۷):۔ ارشادِ ربانی واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا...... الخ کی موجودگی میں مسلمان اتنے فرقوں میں کیوں تقسیم ہو گئے؟

(۸):۔ حضرت بُدھ علیہ السلام کے نبی ہونے کے کیا دلائل ہیں؟

(۹):۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پالی زبان کے لٹریچر کی کیا شہادت ہے؟

(۱۰):۔ اہل مغرب کی اسلام کے خلاف سازشوں کے متعلق وضاحت۔

(۱۱):۔ ۱۹۸۵ء کا سال "جماعت احمدیہ کا سال" کس طرح ثابت ہوا ہے؟

(۱۲):۔ قبولیت دُعا کے متعلق ایک مسئلہ کی وضاحت۔

★ مؤرخہ ۷ دسمبر بروز ہفتہ مجلس عرفان "اسلام آباد" میں منعقد ہوئی جس میں حضور نے درج ذیل ۱۶ سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

(۱):۔ احمدی درود شریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔

(۲):۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نام کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زائد الفاظ کیوں لگائے جاتے ہیں۔

(۳):۔ اہل پیغام کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے تعلقات بہت قریبی تھے۔ لیکن خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے غیر احمدیوں کو کافر قرار دے کر دشمنی پیدا کر دی۔

(۴):۔ اگر سُود افراد کے لئے حرام ہے تو حکومت یا جماعت کے لئے کیوں حرام نہیں؟

(۵):۔ ایک دوست نے اٹلی میں اسلام کے سبز جھنڈے کے لہرائے جانے کے متعلق کسی دوست کی ایمان افروز خواب بیان کی اور پھر احمدیت اور کشتی نوح میں باہمی مشابہتوں کے متعلق سوال کیا۔

(۶):۔ جدید تحقیقات کے مطابق پیغام رسانی میں جس حد تک انبیاءؑ نے کامیابی حاصل کی اور کسی نے نہیں کی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(۷):۔ Information اور Knowledge میں کیا فرق ہے۔

(۸):۔ حضرت مصلح موعودؓ ہمیشہ قادیان واپس جانے کے لئے دُعا کرتے رہے لیکن یہ دُعا قبول کیوں نہ ہوئی؟

(۹):۔ آنحضرتؐ کے ظہور پر ۱۴ سال گذر چکے ہیں لیکن ابھی تک ساری دُنیا مسلمان نہیں ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(۱۰):۔ کیا قرآن کریم کے مطابق زمین و آسمان سات دن میں بنائے گئے؟

(۱۱):۔ کیا اسلامی نظام حکومت میں مسلم اور غیر مسلم کے حقوق میں کوئی فرق ہے؟

(۱۲):۔ کیا حضرت عیسیٰؑ کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا؟

(۱۳):۔ کیا حضرت مریمؑ کے کشمیر میں جانے کے متعلق کوئی ثبوت موجود ہے!

(۱۴):۔ ایک ایرانی نوجوان نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک کتاب پڑھ کر کہا کہ احمدیت MOONIES کی نقل معلوم ہوتی ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(۱۵):۔ اگر نماز باجماعت کی حالت میں کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

(۱۶):۔ کیا رُوح دل میں ہوتی ہے!

اس مجلس کے اختتام پر حضور انور کی اجازت سے مکرم آدم چغتائی صاحب آف برمنگھم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بابرکت نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا شعر ہے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

(نوٹ):۔ اس مجلس میں حضور نے ۱۱ سوالوں کے جوابات عطا فرمائے جس میں سے دو سوالوں کے جوابات کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔

س:۔ "اسلامی اُصول کی فلاسفی" کے مطابق بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے سے قبل انسانی رُوح کن کن مراحل میں سے گزرتی ہے اور عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

ج:۔ فرمایا۔ جب کوئی روح بوقت موت انسانی جسم کو چھوڑتی ہے تو وہ اس شکل میں ہرگز نہیں ہوتی جس شکل میں اُس کو بروز قیامت اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کتاب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ قرآن کریم کے مطابق ایک رُوح کو اسی طرح ہی ارتقائی مراحل طے کرنے کے لئے ایک بتدریج لمبے سلسلے میں داخل ہونا پڑتا ہے جس طرح انسانی بچہ پیدائش کے پہلے درجے سے آخری درجے تک بتدریج ارتقائی مراحل طے کرتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بالکل ابتدائی حالت میں انسانی بچے میں زندگی کے تمام اجزاء موجود ہونے کے باوجود ہم اُس کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ اُس کی تکمیل کے لئے ان تمام مراحل سے گزرنا ایک ضروری امر ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اس دُنیا میں قدم نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اپنی ہستی کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں جو عرصہ وہ گزارتا ہے اس میں متواتر اپنی شکل بدل بدل کر بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ نو ماہ کے عرصہ میں وہ دُنیا میں آنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور ہم اُسے انسان کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ انسان کی پیدائش نفسِ واحدہ سے کی گئی ہے۔ جس طرح اُس کی پہلی پیدائش نفس واحدہ سے کی گئی ہے اسی طرح اُس کی دوسری پیدائش بھی نفس واحدہ سے کی گئی ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔

یعنی اگر تم موت کے بعد کی زندگی کا حال جاننا چاہتے ہو تو ذرا تصور کرو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ماں کے پیٹ میں بچے کی مختلف شکلیں بدلتا رہتا ہے۔ ان دونوں آیات کو سامنے رکھ کر پوری حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح نفس واحدہ سے انسان کو ایک دفعہ پیدا کیا گیا تھا اسی طرح نفس واحدہ سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائیگا۔ ایک روح کو بھی ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچے کی طرح بے شمار مراحل میں سے گذرنا پڑے گا۔ اور ان مراحل کو طے کرنے کے بعد اس روح کی ابتدائی شکل اور آخری شکل میں اتنا ہی فرق ہوگا جتنا ماں کے پیٹ میں ابتدائی حالت میں اور بچے کے مکمل ہو کر پیدا ہونے کی حالت میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم سے اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ایک روح کو ان مدارج کو طے کرنے میں بہت وقت لگے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب انسانوں سے پوچھا جائے گا کہ دُنیا میں اُنہوں نے کتنا وقت گذارا تو ان کا جواب ایک دن اور بعض کے نزدیک دن کا کچھ حصہ ہوگا۔ فرمایا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خوشی اور غمی پر گذرے ہوئے لمحات پر جس قدر زیادہ مدت گذر چکی ہوگی اتنے ہی مختصر معلوم ہونگے اور انتہائی تکلیف اور مصیبت کے دن بھی مدت مدید کے بعد معمولی اور کم حقیقت معلوم ہوتے ہیں۔ طویل مدت گذرنے کے بعد انسانی زندگی کے یہ لمحات بالکل مختصر اور خواب کی مانند معلوم ہونگے۔ اس حقیقت کو میر دردؔ نے ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے ؎

وائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

فرمایا کہ نہ صرف ماضی ہی مختصر معلوم ہوتا ہے بلکہ فاصلے کا بھی یہی حال ہے۔ نزدیک سے چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی بڑی معلوم ہوتی ہے اور دُور ہونے والی بڑی سے بڑی چیز بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ آسمان میں نظر آنے والے ستارے اپنے بڑے بڑے حجم کے باوجود بہت چھوٹے نظر آتے ہیں۔ انسان روح کی ابتدائی حالت اور آخری حالت میں بھی زمین و آسمان جتنے فاصلے کی طرح کا فاصلہ ہوگا۔ اس درمیانی عرصہ میں روح پر

گزرنے والے مراحل کو عالمِ برزخ یا قبر کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح انسانی بچے کی حسیات (Consciousness) ابتدائی حالت میں وہ نہیں ہوتیں جو اس کی تکمیل کے وقت ہوتی ہیں۔ اسی طرح روح کے جسم چھوڑنے کے وقت سے لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے تک اس کی تمام حسیات اس قدر تیز ہو چکی ہوں گی کہ ان کا ابتدائی حالت سے کوئی مقابلہ نہیں ہوگا۔

س :- اہل قرآن کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو کامل کتاب قرار دیا ہے۔ اس کی موجودگی میں حدیث و سنت کی پیروی کی کیا ضرورت ہے؟

ج :- فرمایا قرآن کریم کے اس بیان میں کہ آج تم پر دین مکمل کر دیا گیا ہے لازمی طور پر سنت و حدیث کی پیروی شامل ہے۔ دین کی تکمیل بغیر سنت و حدیث کے ناممکن ہے کیونکہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نہ صرف کتاب کی پیروی کا حکم ہے بلکہ نبی کی پیروی کرنے کی نہایت واضح طور پر ہدایت دی گئی ہے۔ اہلِ قرآن کے صرف اتباعِ قرآن کے نظریہ کو قبول کر کے ان ہدایات کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔ حضور نے تین قرآنی آیات سے اس نقطہ نظر کو نہایت واضح طور پر ثابت کیا۔ اوّل۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر...... الخ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین الگ الگ حکم دیئے ہیں۔ پہلا اللہ تعالیٰ کی پیروی کا۔ دوسرا رسول کی پیروی اور تیسرے اولی الامر کی پیروی کرنے کا۔ اب اللہ تعالیٰ کی پیروی کس طرح کی جا سکتی ہے؟ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیروی اس کے الفاظ (قرآن کریم) کی پیروی کر کے ہی کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ اور کوئی مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ رسول کی پیروی سے مراد رسول کے الفاظ کی پیروی ہے۔ اور اولی الامر سے مراد کوئی بھی حاکم ہے۔ اگر صرف اللہ تعالیٰ کی پیروی کی ضرورت ہی ہوتی تو پھر یہاں اطیعو الرسول سے کیا مراد ہے؟

دوم۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ من یطیع اللّٰہ والرسول...... یعنی جو اللہ اور رسول کی پیروی کرتا ہے وہی اس کے انعامات حاصل کرنے کا مستحق ہے۔ یہاں پھر یہ بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے کے لئے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے الفاظ (قرآن کریم) کی پیروی ضروری ہے بلکہ اس کے ساتھ رسول کی پیروی بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں کی ہے اور قرآن کریم کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اس کی قربت حاصل کرنے کے متلاشی ہیں کتاب کی پیروی کے ساتھ ساتھ رسول کی پیروی کا حکم بھی دیا ہے اور اس جگہ خدا اور رسول کی پیروی کے ساتھ اولی الامر کا ذکر نہ ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اولی الامر کوئی مذہبی ہستی نہیں ورنہ اس کی اطاعت کے بغیر قربت خداوندی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

سوم :- قرآن کریم میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔

فرمایا۔ اس آیت کریمہ میں صرف رسول کا ہی ذکر ہے اور قُل کا لفظ واضح کر دیتا ہے کہ یہ حکم رسول کو مخاطب کر کے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! میری محبت اور قربت کے متلاشی!! میرے بندوں سے کہہ دے کہ میری (یعنی رسول کی) پیروی کر کے تم اللہ تعالیٰ کی محبت پا سکو گے۔ اب اس آیت میں کوئی ذی ہوش انسان قُل کی موجودگی میں "میری" پیروی سے کتاب کی پیروی مراد نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہاں تو کسی صورت میں بھی کتاب کی پیروی نہیں ہو سکتی۔

فرمایا۔ مندرجہ بالا تینوں آیات کریمہ اس بات کا حتمی ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے انعامات کا وارث بننے کے لئے کتاب کی پیروی کے ساتھ آنحضرت کے الفاظ اور آپ کے افعال کی پیروی بھی ضروری ہے۔

آنحضرت کا اسوۂ حسنہ اور آپ کی تعلیم ہم تک پہنچانے والی احادیث نبوی ہیں۔ پس سنت و حدیث کی پابندی اسلام کا ایک جزو لاینفک ہے۔

فرمایا کہ اہل قرآن چونکہ صرف قرآن کریم کو ہی مانتے ہیں اس لئے ان سے بات کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ انہیں قرآن کریم ہی سے جواب دیا جائے اور یہی تبلیغ کا اصول ہونا چاہیئے کہ مخاطب اس کے عقائد ملحوظ رکھ کر گفتگو کی جائے۔

مجلس عرفان مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۵ء
مسجد فضل لندن

(نوٹ) :- اس مجلس میں حضور انور نے ۱۶ سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے ان میں سے تین سوالوں کے جوابات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

س :- اسلامی تعلیم کے مطابق اگر عبادت گاہیں ان کے اصلی مالکوں کو لوٹا دینی چاہیئیں تو کیا اس اعتبار سے یروشلم کی مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کا حق بنتا ہے!

ج :- فرمایا :- غیر مسلم عبادت گاہ پر زبردستی قبضہ کر کے اسے مسجد میں تبدیل کر لینا قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت اور آپ کے خلفاء کرام کے اعمال کے خلاف ہے۔ بعض لوگ اس سلسلے میں مسجد اقصیٰ کی مثال دیتے ہیں کہ چونکہ مسجد اقصیٰ ہیکل سلیمان کے کھنڈرات پر تعمیر کی گئی تھی اس لئے اصل حق یہودیوں کا ہے لہذا انہیں واپس لوٹا دینی چاہیئے تاکہ وہ اس پر ہیکل سلیمان دوبارہ تعمیر کر لیں۔ لیکن یہ بات کہنے والے خود یہودیوں کی تاریخ سے ناواقف ہیں۔ ہیکل سلیمان دراصل حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے بہت پہلے تباہ ہو چکا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں اس جگہ کو کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ خود یہودیوں نے دوبارہ ہیکل سلیمان تعمیر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور خود ہی اس جگہ کو اسی طرح ویران رہنے دیا کیونکہ ان میں یہ عقیدہ راسخ ہو چکا تھا کہ اگر ہیکل سلیمانی دوبارہ تعمیر کیا گیا تو کوئی دشمن حملہ آور ہو کر یہودیوں کو یروشلم سے نکال دے گا۔ جب مسلمانوں کے قبضہ میں یروشلم آیا تو رائج الوقت دستور کے مطابق تمام کھلی جگہیں جو پر کسی کا قبضہ نہیں تھا مسلمانوں کی ملکیت بن گئیں۔ اسلام کی منصفانہ تعلیم کا تقاضا یہی تھا کہ اس جگہ کو کسی اور استعمال میں لانے کی بجائے اس پر خدائے واحد کی عبادت کے لئے مسجد تعمیر کر دی جائے کیونکہ ماضی میں بھی وہ جگہ خدا کی عبادت کے لئے ہی استعمال ہوتی تھی۔ مسلمانوں نے بھی کوئی عمارت کو گرا کر اس پر مسجد تعمیر نہیں کی تھی۔ ہاں اگر کوئی مسلمان کسی [illegible] کی عبادت گاہ کو گرا کر اس پر مسجد [illegible] تو قرآن کریم نے غیر مذاہب کی عبادت گاہوں کے تحفظ کے جو حقوق دیئے ہیں ان کے تحت اس مسجد کو گرا کر اس مذہب کی عبادت گاہ بنوا کر انہیں واپس لوٹا دینی چاہیئے۔

فرمایا۔ ہاں! اگر کوئی اس عبادت گاہ کو آپ کے پاس فروخت کرے اور اس کے کاغذات میں ایسی کوئی شرط نہ ہو کہ ہم اس کو مسجد کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے تو وہ جائز ہے کیونکہ کسی چیز کو فروخت کر کے قیمت وصول کر لینے والے کا کوئی حق باقی نہیں رہ جاتا۔ فرمایا۔ اس ملک میں بعض چرچ قابل فروخت ہیں لیکن تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ بعض عمارتوں کو فروخت کرنے والے ایسی شرائط رکھ دیتے ہیں جس کی بناء پر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس پر نصب شدہ عیسائی مذہب کی مخصوص علامات کو ہٹایا جا سکتا ہے ایسی صورت میں وہ عمارت ہمارے لئے بے فائدہ ثابت ہوگی۔

س :- جرم کرنے والے بچوں کو سزا دینے کے متعلق اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

ج :- فرمایا۔ کسی بچے سے اگر کوئی جرم سرزد ہو جائے تو اس پر شریعت کے احکام کی پابندی نہیں ہوگی۔ بچے بچوں کو سزا دینے کی بجائے ان کی اصلاح کے لئے ایسے قوانین بنائے جائیں جن کے تحت ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ بچوں کو سزا دینے کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ آپ نے ایک صحابی کے متعلق جب یہ اطلاع ملی کہ وہ اپنے بچوں کو بہت بے دردی سے مارتے ہیں تو آپ نے انہیں بلوا کر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ بچوں کو مارنا انسانیت کے خلاف اور درندگی کی نشانی ہے جب کوئی بڑا آدمی ایک معصوم بچے کو اندھا دھند مارنا شروع کرتا ہے تو پھر اس کا دین کا معاملہ رہ جاتا ہے [illegible] اس کا مقصد اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ [illegible] صرف اپنے نفس کی تسلی کے لئے مار رہا ہوتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے ان صحابی کو متنبہ فرمایا کہ یاد رکھو! اگر تم مارنے سے باز نہ آئے تو تم حضرت [illegible] ربانی ملاحظہ فرمائیے صفحہ [illegible] پر)

تقریر برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

قومی یکجہتی اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرات کرام! میری تقریر کا موضوع باہمی اتحاد و اتفاق۔ رواداری اور قومی ایکتا ہے۔

UNITY, CO-EXISTENCE (LIVE AND LET LIVE) TOLERANCE AND NATIO-NAL INTEGRATION.

اور یہ موضوع وقت کا تقاضا "Need of the hour." ہے

ہم کشمیر سے کنیا کماری تک ایک ہیں۔

We are all Indians.
Let none divide us.

بین الاقوامی حالات

پیشتر اس کے کہ میں اس موضوع پر تفصیلی طور پر اسلام اور جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ پیش کروں ابتدائی طور پر مختصراً عالمی امن (World Peace.) کے بارہ میں صورت حالات پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

حضرات! یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ آج دُنیا پُرخطر حالات میں سے گذر رہی ہے۔ ہر طرف بدامنی اور انتشار کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ امن مفقود اور جنگ کے خطرہ کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں۔

دونوں سیاسی بلاکوں یعنی روسی اور امریکی بلوک میں اعصابی سرد جنگ جاری ہے۔ روس اور چین کے تعلقات بھی خوشگوار نہیں۔ روس، امریکہ اور یورپین طاقتیں اسلحہ کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ نائٹروجن بم اور نائٹرون بم جیسے خطرناک بم تیار ہو چکے ہیں۔ جو کہ انسانی زندگی کو بالکل ختم کر دیں گے۔ امریکہ یورپ کے مختلف حصوں میں روس کے مقابل پر میزائلز لگا چکا ہے۔ اِن میزائلز سے روس پر وار ہو سکتا ہے۔ بین الاقوامی امن کی باتیں اور اسلحہ پر کنٹرول کرنے کی باتیں سب طاقتیں کرتی ہیں۔ مگر جنیوا مذاکرات میں کسی بات پر اتفاق نہیں ہو رہا۔ ایک سال کے لئے یہ گفتگو ملتوی ہو گئی ہے۔

اِدھر عالم اسلام کی زبوں حالی ملاحظہ فرمائیے۔

(۱):۔ ۵ سال سے ایران اور عراق میں جنگ جاری ہے۔ دونوں ملکوں میں بے شمار افراد ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ اربوں روپیہ کی پراپرٹی تباہ ہو چکی ہے۔ دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت انتہائی نازک ہو چکی ہے۔ مگر دونوں ملک جنگ بندی کی اپیلوں پر کان نہیں دھر رہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اِسلام کے نام پر قتل کر رہا ہے۔ کیا اسلام وہ ہے جس کا مظاہرہ دونوں اِسلامی ملک کر رہے ہیں؟ ہرگز نہیں!!

(۲):۔ افغانستان میں روس گُھسا ہوا ہے۔ ملک میں شدید اختلاف و انتشار ہے باہمی قتل و خونریزی ہو رہی ہے۔ مرنے اور مارنے والے دونوں ہی مسلمان ہیں۔

(۳):۔ ۳۷ سال سے یعنی ۱۹۴۸ء سے جب کہ اسرائیلی ریاست کا قیام عمل میں آیا فلسطینی بے گھر اور بے در بھٹک رہے ہیں۔ اِن فلسطینیوں نے جن قریبی ملکوں میں پناہ لی تھی۔ مثلاً لبنان۔ ان کو وہاں سے بھی نکال دیا گیا۔ طرابلس سے بھی انہیں نکلنا پڑا۔ تیونس میں پناہ لی۔ وہاں بھی اسرائیل نے جا کر اِن پر بمباری کر کے انہیں شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا مشرق وسطیٰ میں اسرائیل دندناتا رہا ہے۔ شام کی گولان پہاڑیوں پر اُس کا قبضہ ہے۔ مگر نئی یہودی بستیاں دریائے اُردن کے مغربی کنارے پر بسا رہا ہے اسے امریکہ کی سرپرستی حاصل ہے۔

(۴):۔ عربی ممالک میں کوئی اتحاد نہیں۔ مصر، اور شام۔ شام اور عراق ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ لیبیا کی اپنی انتہا پسند پالیسی ہے۔ ایران میں اگر علامہ خمینی ہیں تو لیبیا میں معمر قذافی عرب ممالک کی دولت اسلحہ کی خرید پر صرف ہو رہی ہے۔ اپنے وطن ہندوستان کے ارد گرد کے ممالک کی طرف دیکھو انسانیت اور باہمی رواداری و امن کا جذبہ کم اور حصول اقتدار (Power) کا جذبہ زیادہ نظر آ رہا ہے۔ ایسے حالات کو دیکھ کر گوربانی کے شبدوں میں دل سے دُعا نکلتی ہے ؎

جگت بلندا رکھ لے۔ اپنی کرپا دھار
جت دوارے اوبھرے تِتے لیؤ اُبھار

بھارت کے حالات کا جائزہ

اب ہم اپنے وطن بھارت ورش کی طرف آتے ہیں۔ ۳۸ سال قبل ہمارا وطن ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوا تھا۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کی رُو سے ہمارے ملک کی آبادی اب قریباً ۶۸ کروڑ ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد قریباً دس کروڑ ہے۔ اور وہ ہندوستان کی اقلیتوں میں سے سب سے بڑی اقلیت ہیں۔

بھائیو! ہندوستان کی آبادی مختلف مذاہب رکھنے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں پر مشتمل ہے۔ ہمارے ملک کا دستور آئین جس پر ہم کو فخر ہے سیکولر ہے۔ یعنی حکومت کا کوئی مذہب نہیں۔ مگر وہ تمام مذاہب اور دھرموں کی آزادی و حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ اور ہمارا نظام حکومت جمہوریت ڈیموکریسی پر مبنی ہے اور یہ دُنیا بھر کے ملکوں میں سب سے بڑا جمہوری دیش ہے۔

آزادی مل جانے کے بعد کچھ غلط فہمیوں اور بے بنیاد اندیشوں کی بنا پر ملک کے بعض حصوں میں مذہبی تعصب اور دیوانگی کے جوش دکھایا اور اس فرقہ واریت (communalism) کے نتیجہ میں کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ قومی اتحاد اور نیک نامی کو بڑا بھاری صدمہ پہنچا۔ علاقائی زبانوں (Regional Languages.) نے ملک کے بعض حصوں میں اتنی اہمیت اختیار کرلی کہ زبان کے آدھار پر بعض علیحدہ صوبوں اور ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ آندھرا۔ کیرالہ۔ مہاراشٹر۔ گجرات۔ کرناٹک۔ ہریانہ۔ پنجابی صوبہ۔ ہماچل پردیش وغیرہ صوبے معرض وجود میں آئے۔

۱۹۶۲ء میں چین نے ہماری سرحدوں پر جارحانہ حملہ کیا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں دو مرتبہ پڑوسی ملک پاکستان سے دو جنگیں ہوئیں۔ اور دونوں طرف کا جانی و مالی کافی نقصان ہوا۔ اور باہمی تعلقات کی خرابی اس کے علاوہ رہی۔ عدم اعتماد کی فضاء اب بھی قائم ہے۔

بھائیو! ۳۸ سال میں ہمارے ملک میں قومیت اور باہمی رواداری کی فضاء صحیح معنوں میں پیدا نہیں ہو سکی۔ مختلف صوبوں اور ریاستوں میں مذہب و زبان کی آڑ میں ایک ہی وطن کے رہنے والے اپنے بھائیوں کا جانی و مالی نقصان کر رہے ہیں۔ سرکاری و غیر سرکاری املاک تباہ ہو رہی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں ملک کی سالمیت اور اتحاد اور وقار کو صدمہ پہنچا رہی ہیں۔ اور یہ معاملہ سب کے لئے اہم اور قابل توجہ ہے!! کیونکہ خوف و ہراس کی فضاء میں تعمیری کام بروئے کار نہیں لائے جا سکتے!

قومی ایکتا یعنی نیشنل انٹیگریشن کی تحریک

۲۴ سال قبل ۱۹۶۱ء میں جب مرکزی حکومت نے دیکھا تھا کہ کبھی فرقہ واریت سر اُٹھاتی ہے تو اقلیتوں کی جان و مال و عزت کو نقصان پہنچتا ہے اور کبھی زبان کے آدھار پر ملک کی مزید تقسیم کے مطالبات ملک کے نظم و نسق اور امن و اتحاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں اور ایک ہی ملک میں چھوٹے چھوٹے ملک بن کر اُن میں ایک دوسرے سے ہمدردی کم اور اپنے ہی صوبہ کے لوگوں کی ترقی و بہبودی کا خیال بڑھ رہا ہے۔ اور مجموعی قومی مفادات نظر انداز ہو رہے ہیں تو قومی وحدت و سالمیت کو مضبوط کرنے اور ہندوستان کے سب باشندوں میں جذباتی ہم آہنگی National Integration پیدا کرنے کا اُسے خیال پیدا ہوا چنانچہ ۱۹۶۱ء میں اس قومی ایکتا کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے مختلف کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جنہوں نے قومی ایکتا کے مختلف پروگرام ملک و قوم کے سامنے رکھے۔ اُس وقت سے ہی حکومت کے ارکان ملک کے حقیقی خیر خواہوں اور مدبر لیڈروں کی انتہائی خواہش و کوشش رہی کہ اِس سیکولر اور جمہوری دیش کے باشندوں میں بلالحاظ مذہب و ملت۔ ذات پات اور زبان و تمدن نیشنلزم کا جذبہ پیدا ہو۔ فرقہ واریت کا قلع قمع ہو سب کو آزادی اور قومی ترقی کے مساوی

حقوق اور مواقع حاصل ہوں اور پھر سب مل کر ملک کی تعمیر اور سربلندی کے لئے کوشاں ہوں۔ اِن مدبرین نے ایسی جماعتوں اور تحریکوں کی کھلے طور پر مذمت کی جو فرقہ واریت اور باہمی اختلافات کو ہوا دے کر ملک کی وحدت وسالمیت ہندوستان کو ...ہو اور بین الاقوامی عزت و شہرت اور ساکھ کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ چنانچہ ۱۹۶۲ء میں آزادیٔ ہند کی سولہویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم شری نہرو جی نے فرمایا تھا:۔

"ہندوستان بہت سے مذاہب اور بہت سے لوگوں۔ مسلمانوں ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ سکھوں۔ بودھوں۔ پارسیوں وغیرہ کا وطن ہے اِن سب کے حقوق برابر ہیں اور وہ برابر کے شہری ہیں جو شخص اس کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے۔ وہ ہندوستان سے غداری کرتا ہے ہندوستان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور ہماری قوم سیکولرزم ... کو کمزور کرتا ہے۔"

(ہماری آواز کانپور ۶۲-۸-۲۵)

قومی ایکتا اور باہمی اتحاد و اتفاق کی محکم بنیادیں

حضرات! یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہمارا دیش مختلف مذہبوں۔ دھرموں اور تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ یہ رشیوں۔ مُنیوں۔ اور گوروؤں کا دیش ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس ملک کو ایسے وسائل اور اسباب سے نوازا ہے کہ اگر سارے بھارت باسی مِل کر اِن اسباب و وسائل سے فائدہ اُٹھائیں۔ تو ہمارا یہ ملک بہترین ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر ضرورت ہے اس بات کی کہ اہل وطن میں مساوات باہمی رواداری اور محبت و پیار اور ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کے جذبات پیدا ہوں۔ اس لئے جذباتی ہم آہنگی اور مکمل اتحاد پیدا کرنے کے لئے ملک کے دانشوروں اور بہی خواہوں کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اقلیتوں کو خواہ اُن کا کسی دھرم اور مذہب سے تعلق ہو۔ مطمئن کیا جائے۔ اگر ملک کی اکثریت ... اقلیتوں ... کے حقوق و جذبات اور مذہبی آزادی کا تحفظ و احترام کرے اور اُن کی تہذیب و تمدن اور زبان کو ترقی دینے کی کوشش کرے تو یقیناً قومی ایکتا کی منزل مقصود قریب سے قریب تر آتی جائیگی۔ لیکن اگر قومی اتحاد کے اس عنصر یعنی اقلیتوں کے حقوق و مفادات کو نظر انداز کر دیا گیا تو نیشنلزم اور قومی ایکتا کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ اور ہمیں ملک میں باہمی خلفشار سے کبھی نجات مل سکے گی۔ خدا تعالےٰ ہمارے وطن کو اس خوفناک صورت حالات سے محفوظ رکھے۔ ہم سب بھارت باسیوں کے دِلوں کی صدا بقول علامہ اقبال ایک ہے ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ماہ نومبر ۱۹۸۲ء میں منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ گورنمنٹ انڈیا کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان "ہندوستانی مسلمان۔ ایک سیکولر ملک کے نازاں شہری" شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے:۔

"ہندوستانی مسلمانوں کو ایک جمہوری۔ آزاد اور سیکولر بھارت میں دیگر اقلیتی اور اکثریتی فرقوں کے عوام کے ساتھ مکمل اور مساوی حقوق حاصل ہیں۔ ہندوستانی آئین میں ایک دوسرے شہری کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ درحقیقت ہمارا آئین کسی بھی شہری کے ساتھ نسلی۔ مذہبی۔ ذات پات یا جنسی طور کے امتیاز رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھارت میں کوئی بھی شخص دوسرے درجہ کا شہری نہیں ہے۔"

قومی اتحاد کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اپیل

حضرات! ہمارے نیتاؤں اور قومی راہنماؤں کو آج ملک کی اِس مخدوش حالت کو دیکھ کر باہمی اتحاد اور قومی یکجہتی پیدا کرنے کے لئے اہل وطن کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ مگر میں آپ کو ایک حیرت انگیز بات سُنانا چاہتا ہوں کہ اسی بھارت ورش میں اور اِسی مقام قادیان میں پیدا ہونے والے ایک رِشی اور مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ نے آج سے ۷۷ سال پہلے اپنی وفات سے صرف ایک روز قبل ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اہالیان وطن کے نام ایک "پیغام صلح" دیا۔ جس میں ہندو مسلمان دونوں بڑی قوموں سے باہمی صلح و اتحاد سے رہنے کی اپیل کی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اُس کی اُس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اُسی کو کاٹتا ہے۔...... ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بُلاتا ہے۔..... دُنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں ...... جو کچھ مجھے خدا نے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے۔ کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بَلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بَلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو کر کہنے لگ جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی ایسی زیادتی ہے جو صلح کی مانع ہو۔ اُس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اُسی قوم کی گردن پر ہوگا۔"

(پیغام صلح)

۱۹۰۸ء میں اس صلح کے لئے آپؑ نے چند تجاویز بھی پیش فرمائیں۔

(۱):۔ آئندہ کے لئے عہد کیا جائے کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو بُرا نہیں کہا جائے گا بلکہ عزت سے اُن کا نام لیا جائے گا۔

(۲):۔ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ویدوں کے رشی اور بعد میں آنے والے پیشوا حضرت کرشن اور رام چندر جی خدا کے برگزیدہ لوگ تھے۔ ہم اُن کو صادق اور مامور من اللہ سمجھتے ہیں۔

(۳):۔ ہندو صاحبان اقرار کریں کہ حضرت محمد صلعم سچے تھے۔ دُنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور آئندہ وہ آپ کی عزت کریں گے جس طرح اپنے رشیوں کی عزت کرتے ہیں۔

(۴):۔ اگر کوئی فریق اس کی خلاف ورزی کرے تو تین لاکھ روپیہ دوسرے فریق کو تاوان ادا کرے۔

(۵):۔ مسلمان اس کے مقابل پر گائے ذبح کرنا چھوڑ دیں گے۔ بے شک گائے حلال ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ حلال چیز کو ضرور ہی استعمال کیا جائے۔

(۶):۔ اِس معاہدہ پر ہر فریق کے دس دس ہزار معروف و باا‌ثر نمائندوں کے دستخط ہوں۔

مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اس پیغام صلح کو اہل وطن نے سُنا اور پڑھا۔ کچھ سمجھدار اور دانا لوگوں نے اِسے ملک و قوم کے لئے مفید اور کار آمد بھی سمجھا مگر اکثریت اس پیغام پر عمل پیرا ہونے سے غافل رہی جس کا نتیجہ ظاہر و باہر ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پیارا وطن دو حصوں یعنی ہندو پاکستان میں تقسیم ہو گیا۔ اور پھر ۱۹۷۱ء میں تین حصوں یعنی بنگلہ دیش بھی معرض وجود میں آگیا۔ اگر ۷۷ سال پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیش فرمودہ تجاویز پر صدق دِل سے عمل کیا جاتا تو تقسیم ملک کی نوبت ہی پیش نہ آتی۔ اور باہمی قتل و خونریزی نہ ہوتی۔ اور ہمارے ملک نے جس تباہی و بربادی کا سامنا کیا اُس سے ہم سب محفوظ رہتے۔

آج ایک لمبے تجربہ کے بعد قوم کے مدبر اور خیر خواہ مامور ربانی کے پیغام صلح کو عملی جامہ پہنانے کی شدید ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جس کو اب "قومی ایکتا" اور نیشنل انٹگریشن کا عمین نام دیا جا رہا ہے اور ان پروگراموں کے ذریعہ ملک کے مختلف طبقات کو متحد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بہرحال دیر آید درست آید۔ خدا کرے اب بھی ہم اصل حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح لائنوں پر کام کر سکیں۔ تاکہ ملک کی سالمیت و اتحاد برقرار رہ سکے۔

۷:۔ بابائے قوم گاندھی جی نے آزادی ہند سے قبل ہندو اور مسلمانوں کو نصیحتاً فرمایا تھا:

(باقی ملاحظہ فرمائیے صہ پر)

مولوی منظور چنیوٹی صاحب کو

مباہلہ

کا

ایک کھلا چیلنج

مکرم چودھری حمید احمد صاحب لائلپوری نے مندرجہ عنوان چیلنج بصورت ٹریکٹ طبع کروا کر مولوی منظور چنیوٹی صاحب کو بذاتِ خود ووکنگ مسجد لنڈن میں مورخہ ۸۵/۲ کو دیا تھا۔ جبکہ وہ پچاس ساٹھ آدمیوں میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف گندہ دہانی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس چیلنج کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا ـــ مکمل متن قارئینِ بدر کی ضیافتِ طبع کے لئے درج ذیل ہے :-

(قائمقام مدیر بدر)

جناب منظور چنیوٹی صاحب! آداب

آنجناب کا یہ شیوہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان عوام میں سستی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے آپ جماعتِ احمدیہ کے خلاف افتراء پردازی کا کوئی نہ کوئی نیا شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔ مزید برآں آپ نے کئی سال سے یہ بھی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے امام کو گاہ بگاہ نام نہاد مباہلے کا چیلنج دیتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ کا چیلنج دینے کی آپ کو کوئی شرعی حیثیت حاصل نہیں۔

حسب ذیل امور پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کو کیوں درخورِ اعتناء نہیں سمجھا جاتا۔

مذہبی لحاظ سے آپ دیوبندی وہابی طبقۂ فکر کے علماء میں سے یکے از علماء ہیں اور بس ـ دیوبندی وہابی فرقہ کی سربراہی تو درکنار اس فرقہ کے اکثر علماء آپ کی علمی حیثیت کو بھی تردد کی نظر سے دیکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کو جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی مرکزی مجلسِ شوریٰ سے حال ہی میں خارج کر دیا گیا ہے۔ پس احمدیت کے خلاف دشنام طرازی کے سوا آپ کو کوئی ذاتی وجۂ شہرت حاصل نہیں ـ قومی لحاظ سے آپ چنیوٹ کی ترکھان برادری کے ایک فرد ہیں۔ سارے پاکستان کی ترکھان برادری تو کجا چنیوٹ شہر کی ترکھان برادری نے بھی کبھی آپ کو اپنا سربراہ منتخب نہیں کیا۔

پھر فرمایئے کہ آپ کس حیثیت سے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کو چیلنج دینے کا حق رکھتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ کے لگ بھگ احمدی مسلمانوں کے مسلّمہ پیشوا ہیں۔

صرف یہی مشکل درپیش نہیں۔ آپ تو تمام عالم کے مسلمانوں کا خود ساختہ نمائندہ بن کر امام جماعتِ احمدیہ کو چیلنج دے رہے۔ حالانکہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دنیا کے 73 کروڑ مسلمانوں کی بھاری اکثریت آپ کو پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج جانتی ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کروڑہا اہلِ تشیع کے نزدیک بھی آپ کے ایمان کی کوئی حیثیت نہیں اور کروڑ در کروڑہا اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک بھی آپ کا اسلام مشکوک ہے۔ گو

حضرت امام جعفرؒ کا فتویٰ ہر غیر شیعہ فرقے کے خلاف نہایت شدید ہے مگر شیعہ دیوبندیوں کو تو اہلِ تشیع کسی قیمت برداشت نہیں کرتے۔

اہلِ سنت کے چوٹی کے جید علماء پوری تحقیق اور تفتیش کے بعد آپ کے فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کے بارہ میں واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آپ لوگ حد سے بڑھے ہوئے گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ سردست یاد دہانی کے طور پر اعلیٰ حضرت سید احمد رضا بریلوی اور دیگر بلند پایہ مشائخ و علمائے اہلِ سنت کا حسب ذیل فتویٰ پیشِ خدمت کیا جاتا ہے۔

چنانچہ فرمایا :-

"جب علمائے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تو کہ ان کو پیشوا و سرتاجِ اہلِ سنت جانتا۔ بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بدمذہب ہی نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں "فتادی الحرمین" سے منقول ہوئیں، مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا، اُس سے بغض، اُس کی اہانت، اُس کا رد فرض ہے اور (اس کی) توقیر حرام اور ہدمِ اسلام، اُسے سلام کرنا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہ حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت، اسے مسلمانوں کا سا غسل و کفن دینا حرام، اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازے کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لئے دعائے مغفرت یا ایصالِ ثواب حرام بلکہ کفر والعیاذ باللہ ربّ العالمین۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

(عرفانِ شریعت حصہ دوم صفحہ ۳۹-۳۸)

نیز ملاحظہ ہو کہ :-

"افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیارِ عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علمائے اہلِ سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے کہ .... وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(اشتہار شائع کردہ محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین مینجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل ۱۲ ہیوٹ روڈ لکھنؤ)

جہاں یہ فتوے آپ کی مذہبی حیثیت کو خوب واضح کر رہے ہیں وہاں آپ اپنے متفقہ فیصلہ میں مذکورہ فتوے دینے والوں کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اُمتِ مسلمہ کا لازمی جزو تسلیم کر چکے ہیں۔ اس لئے ان علماء کے یہ فتوے قبول کرنے کے آپ پابند ہیں۔ مجھ پر ان فتووں کے بارہ میں کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

اگر آپ کو ان کے فتوے منظور نہیں تو ایسے فتوے دینے والوں کی شرعی حیثیت بتائیں۔ اگر یہ غیر مسلم ہیں تو آپ کا سوادِ اعظم غیر مسلم ہو جائے گا اور اگر جرأت ہے تو اس کا اعلان کریں۔

پس جب مسلمانوں کے شیعہ سُنی سوادِ اعظم کا آپ کے بارہ میں یہ فتویٰ ہے تو آپ کو حق ہی کیا رہ جاتا ہے کہ مزعومہ طور پر مسلمانانِ عالم کی نمائندگی میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج کریں۔ باقی باتیں تو بعد کی ہیں۔ مسلمانوں کا سربراہ ہونے کا جھگڑا تو بعد میں طے ہوگا۔ پہلے صرف اپنی مسلمانی تو سوادِ اعظم پر ثابت کریں۔ آپ کی علمی حیثیت کا پول بھی اسی بات سے کھل جاتا ہے کہ آپ مباہلہ کی شرعی حیثیت کا ادنیٰ سا علم بھی نہیں رکھتے۔ آپ کو مباہلہ کی شرعی حیثیت پہلے جاننی چاہیئے کہ آیا اذنِ الٰہی کے بغیر ہر کسی کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق ہے؟ سیدِ وُلدِ آدم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے

اس وقت جبکہ آپؑ کی حد سے بڑھکر تکذیب کی گئی اور مفتری قرار دیا گیا خود یہ اذن فرمایا کہ مکذّبین کو مباہلہ کا چیلنج دے اور میدانِ مقابلہ کی طرف بلا تاکہ خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت سے ثابت ہو جائے کہ کون مفتری ہے اور کون نہیں۔ جو مفتری ہے اللہ اسے خود ہلاک فرما دے گا۔

پھر خلفائے راشدینؓ اور صحابہؓ میں سے کسی نے اگر مباہلہ کا چیلنج دیا ہو تو ایسی مثال پیش کریں اور علمائے اُمّت کا مسلّمہ عقیدہ بتائیں کہ مباہلہ کے لئے اذنِ الٰہی کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو آپ کو اذن ملا ہے؟ یا آپ نے استخارہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت عطا فرمائی ہے کہ اُٹھ اور احمدیوں کو مباہلہ کا چیلنج دے؟ اگر واقعی اذنِ الٰہی سے آپ یہ چیلنج دیتے پھرتے ہیں تو پھر واضح طور پر اس کا اعلان کریں تاکہ مفتری کی شہ رگ کا کٹنا بھی دیکھیں۔

اگرچہ دل تو میرا بھی بہت چاہتا ہے کہ آپ کو مباہلہ کا چیلنج دوں کیونکہ میرا اور آپ کا جوڑ ٹھیک بیٹھتا ہے۔ نہ میں کسی مذہبی فرقہ کا سربراہ نہ آپ۔ نہ میں اپنی جاٹ برادری کا سربراہ نہ آپ اپنی ترکھان برادری کے سربراہ۔ نہ مجھے کوئی خاص دینی علم نہ آپ کو کوئی خاص دینی علم۔ لیکن فرق صرف یہ ہے کہ میں اپنا مقام سمجھتا ہوں اور آپ اپنا مقام اور منصب نہیں سمجھتے اور بڑا بننے کا شوق ہے۔ علاوہ ازیں میں ہرگز یہ جسارت نہیں کر سکتا کہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی مباہلہ کا چیلنج دوں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

تاہم اگر آپ کو مباہلہ کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو یہ شوق اتارنے کا ایک راستہ ابھی کھلا ہے۔ اگر اخلاقی اور ایمانی جرأت ہے تو بے شک جتنی بار چاہیں یہ شوق پورا کر لیں۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج آج بھی سب کے لئے کافی ثابت ہوگا کہ

" ہر ایک جو مجھے کذّاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکّار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعویٰ مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذّب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اُس کو میرا افترا خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو۔ اُس کو بہرحال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذّاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اُس نے اس کتاب میں لکھے ہیں۔ یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقینِ کامل کے ساتھ مفتری اور کذّاب اور دجّال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذّاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذابِ شدید نازل کر ورنہ اُس کو عذاب میں مبتلا کر۔ آمین۔ ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱-۷۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یہ دعوت، مباہلہ کا شوق رکھنے والے ہر مخالفِ احمدیت کے لئے مستقل طور پر تاقیامت موجود ہے اس لئے ہم اس پہلو سے بالکل بے فکر ہیں۔ لیکن چونکہ آپ بغیر اذنِ الٰہی مباہلہ کے قائل ہیں بلکہ بہت شوقین ہیں اس لئے مامورِ زمانہ کی یہ دعوت میں آپ کو اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں جس کے لئے کسی معیّن پروگرام یا جگہ کے انتخاب کی ضرورت نہیں آپ صرف مندرجہ بالا تحریر کے مطابق اعلان شائع کر دیں۔ مباہلہ کا مضمون یہ ہو کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس کے علاوہ اپنے مباہلہ میں آپ کو ان بے بنیاد الزامات کو شامل کرنا ہوگا جو آپ یکطرفہ طور پر بڑی بیباکی کے ساتھ جماعتِ احمدیہ پر لگاتے چلے جاتے ہیں۔ قدرے اختصار کے ساتھ ان کی فہرست حسب ذیل ہے:-

۱۔ جماعتِ احمدیہ انگریز کی ایجنٹ ہے اور انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔

۲۔ جماعتِ احمدیہ صرف انگریزوں ہی کی نہیں بلکہ یہودیوں کی بھی ایجنٹ ہے۔

۳۔ جماعتِ احمدیہ کے چھ سو افراد اسرائیلی فوج میں سپاہی ہیں۔

۴۔ احمدیوں کا کلمہ اوپر سے اور ہے اور اندر سے اور ہے۔

۵۔ اسلم قریشی کو احمدیوں کے خلیفہ کے ایماء پر احمدیوں نے اغواء کیا اور قتل کروایا ہے۔

۶۔ احمدی یہ ایمان رکھنے کی بجائے کہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فی صد غلام ہیں اور انہوں نے ہر رتبہ آپؐ کے فیض سے پایا، یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب رتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں یا بڑے۔ نعوذ باللہ۔

۷۔ احمدی رتبہ کے لحاظ سے قادیان کو مکّہ سے افضل سمجھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ حجِ بیت اللہ کے لئے مکّہ جانے کی ضرورت نہیں، قادیان میں بھی حج ہو سکتا ہے۔

۸۔ پاکستان کے احمدی پاکستان کے غدّار ہیں اور ہندوستان کے ایجنٹ ہیں۔

پس اگر مباہلہ کا اتنا ہی شوق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج قبول کرتے ہوئے **مؤکّد بعذاب قسم** کھائیں کہ اوپر بیان کردہ ساری باتیں درست ہیں لیکن اگر یہ صدفی صد جھوٹ اور کھلم کھلا تکذیب اور افتراء ہوں تو اللہ تعالےٰ آپ کو اور آپ کے ساتھ سب مباہلہ کرنے والوں کو ذلّت اور رسوائی کی موت مارے تاکہ دیکھنے والے اس سے عبرت پکڑیں۔

مجھے غالب گمان یہی ہے کہ مباہلہ کا یہ مؤثر اور باوقار طریق آپ اختیار نہیں کریں گے کیونکہ دل میں آپ بھی جانتے ہیں کہ آپ کے عائد کردہ مذکورہ بالا سب الزامات محض افتراء کا ایک پلندہ ہیں اور ان میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔ آپ تو محض سستی شہرت کے دلدادہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی میں معزز سپیکر پنجاب اسمبلی پر جھوٹے الزامات لگانے کے نتیجہ میں جو پنجاب اسمبلی میں آپ کی بار بار شدید ذلّت اور رسوائی ہوئی ہے اس کی خفّت مٹانے کے لئے آپ نے جماعتِ احمدیہ کی طرف چیلنج پھینکنے کی شعبدہ بازی شروع کر رکھی ہے۔

والسّلام علیٰ من اتّبع الھُدیٰ

الدّاعی الی اللہ

چوہدری حمید احمد لاٹسلپوری

۳۰۔ بی ۔ ورنی روڈ ۔ سلو ۔ برک شائر

قومی یکجہتی اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی (بقیہ صفحہ ۱)

(i) "مسلمانوں کا تو ہندوؤں کی مانند یہی وطن ہے۔ اُن کا ہندوستان سے نکالا جانا میں بالکل ناممکن سمجھتا ہوں۔ اس لئے اُن کے ساتھ امن و امان سے رہنا ہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔"
(اخبار سبیل امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۲ء)

نیز فرمایا:-

(ب) "اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں تعصب اور غیر رواداری سے پاک تھا۔ دنیا اُس کے احترام پر آمادہ تھی۔ جب مغرب پر تاریکی مسلّط تھی تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا۔ اور اُس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو آرام اور درستی سے شاد کیا۔ اسلام سچا مذہب ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح میں کرتا ہوں۔" (ریاست لاہور ۹ جون ۱۹۲۲ء)

■ اسی طرح بلبل ہند شریمتی سروجنی نائیڈو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ کانپور میں اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا:-

" اگر ہندو اور مسلمان دونوں باہمی رواداری اور درگذر کے آسمانی قانون پر عمل اختیار کریں اور ایکدوسرے کی عبادت اور طریقِ زندگی اور ایکدوسرے کی مقررہ رسوم اور قربانیوں میں مداخلت اور خلل پیدا نہ کریں بلکہ ایکدوسرے کے مذہب کی خوبیوں کا مطالعہ اور احترام کریں اور ہر ایک کی تہذیب کی خوشنمائی پر غور کریں۔ اور دونوں جماعتوں کی خواتین باہم رشتۂ اتحاد کو بڑھائیں تو اُن کے بچوں میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ اور پھر یقیناً ہماری توقعات ہر طرح مکمل ہو کر رہیں گی۔"
(الجمعیۃ دہلی ۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

(باقی)

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء کے موقع پر بتاریخ ۱۸ فتح دسمبر، کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو روحانی اور جسمانی اعتبار سے بہت بابرکت فرمائے آمین ——— (ادارہ)

(۱) — مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم یٰسین شریف صاحب ساکن سکندر آباد۔ آندھرا، کا نکاح مکرم محمد احمد خان صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ساکن حمایت نگر ضلع محبوب نگر کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر۔

(۲) مکرمہ اُمّ حبیبہ صاحبہ بنت مکرم شیخ محبوب علی صاحب ساکن جمشید پور بہار کا نکاح مکرم جمال احمد صاحب انصاری ساکن ہسری۔ ضلع رانچی بہار، کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار ایک سو روپے پر۔

(۳) مکرمہ ناظرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد تبارک صاحب ساکن شنکر پور تحصیل بھدرک ضلع بالاسور کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب ولد مکرم غلام محمود علی صاحب ساکن شنکر پور تحصیل بھدرک ضلع بالاسور کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار ایک سو ایک روپے حق مہر۔

(۴) — مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم غلام احمد عبید صاحب ساکن شنکر پور تحصیل بھدرک بالاسور کا نکاح مکرم سید ناصر احمد صاحب ولد مکرم مولوی سید احتشام الدین صاحب ساکن کوسمبی تحصیل صادق پور ضلع کٹک کے ہمراہ مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵) — مکرمہ دلیلہ صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم ساکن مدراس تامل ناڈو۔ کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب ولد ایم اے میران شاہ صاحب ساکن مدراس کے ہمراہ مبلغ دو ہزار ایک روپے حق مہر پر۔

(۶) — مکرمہ شاہانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالقیوم صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم منور احمد صاحب ولد مکرم امیر احمد صاحب ساکن چنتہ کنٹہ تحصیل آتماکور ضلع محبوب نگر کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپے۔

(۷) — مکرمہ فرحانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالقیوم صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب ولد مکرم محمد نور ضیاء صاحب ساکن محبوب نگر کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر۔

(۸) — مکرمہ بُشریٰ عاصمہ صاحبہ بنت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ساکن کرنول کا نکاح مکرم محمد یوسف غوری صاحب اسلم ولد مکرم محمد احمد صاحب غوری ساکن حیدرآباد کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپے۔

(۹) — مکرمہ امۃ الوارث صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید میر صاحب ساکن یاری پورہ۔ ضلع اسلام آباد کا نکاح مکرم خورشید احمد صاحب میر ولد محمد سعد اللہ صاحب میر ساکن یاری پورہ کشمیر کے ہمراہ بعوض حق مہر گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے۔

(۱۰) — مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید میر صاحب ساکن یاری پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر کا نکاح مکرم شکیل احمد شاہ صاحب ولد مکرم ماسٹر غلام رسول شاہ صاحب ساکن میشہ واڑ تحصیل شوپیاں۔ ضلع پلوامہ کشمیر کے ہمراہ بعوض حق مہر گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے۔

(۱۱) — مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد عبدالقیوم صاحب ولد حکیم محمد عبدالصمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپے۔

(۱۲) — مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب فضل ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم سید عبدالمالک صاحب ولد مکرم سید ملک صاحب ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ، کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار پچپن روپے۔

(۱۳) — مکرمہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد نسیم صاحب ساکن قاسم پورہ ضلع علیگڈھ کا نکاح مکرم نور محمد صاحب ولد چوہدری برکت اللہ خان صاحب ساکن سانڑھن ضلع آگرہ کے ہمراہ بعوض دو ہزار پانچ سو روپے حق مہر مورخہ ۲۰/۱۲/۸۵ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھا۔

نتیجہ سالانہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت

(منعقدہ اگست ۱۹۸۵ء)

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان اگست ۱۹۸۵ء کے آخری اتوار کو لیا گیا تھا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔ چونکہ قادیان اور بیرون لجنات کا نصاب علیحدہ علیحدہ تھا اس لئے نتیجہ بھی علیحدہ علیحدہ نکالا گیا ہے۔ اور شہری اور دیہاتی لجنات کا بھی الگ الگ نتیجہ نکالا گیا ہے۔

نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

قسط نمبر (۱)

لجنہ اماء اللہ قادیان :-

معیارِ اوّل

۱. مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ	۸۳
۲. ” نعیمہ بُشریٰ صاحبہ گھٹیالیاں	۷۴
۳. ” فرخندہ بیگم صاحبہ چہارم	۸۴
۴. ” مریم صدیقہ صاحبہ چیمہ چہارم	۸۴
۵. ” مبارکہ شاہین صاحبہ	۷۹
۶. ” محمودہ پروین صاحبہ	۴۹
۷. ” رضیہ بیگم صاحبہ پونچھی	۷۸
۸. ” منصورہ بیگم صاحبہ بتہ	۵۸
۹. ” بُشریٰ پروین صاحبہ مودہا	۵۹
۱۰. ” بُشریٰ صادقہ صاحبہ گجراتی	۶۷
۱۱. ” راشدہ رحمٰن صاحبہ	۸۰
۱۲. ” امۃ المجید نصرت صاحبہ دوئم	۸۹
۱۳. ” فہیمہ مبارکہ صاحبہ گھٹیالیاں	۵۸
۱۴. ” نصرت سلطانہ صاحبہ گھٹیالیاں اوّل	۹۴
۱۵. ” زبیدہ خانم صاحبہ	۵۹
۱۶. ” حمیدہ خانم صاحبہ	۶۸
۱۷. ” امۃ الشکور صاحبہ ڈوگر	۷۷
۱۸. ” طلعت بُشریٰ صاحبہ جہار	۶۲
۱۹. ” قمر النساء صاحبہ	۸۲
۲۰. ” فریدہ عفت صاحبہ	۷۵
۲۱. ” بُشریٰ بیگم صاحبہ بنت احمد حسین صاحب	۸۲
۲۲. ” ناصرہ بیگم صاحبہ ” ”	۷۹
۲۳. ” امۃ النصیر صاحبہ نیاز	۴۸
۲۴. ” امۃ القدوس صاحبہ ننگلی	۷۹
۲۵. ” طاہرہ شوکت صاحبہ سوئم	۸۵
۲۶. ” امۃ الشکور صاحبہ ننگلی	۸۰
۲۷. ” شاہینہ مرزا صاحبہ	۶۴
۲۸. ” ملکہ منزہ صاحبہ	۷۲
۲۹. ” زینت النساء صاحبہ	۶۸
۳۰. مکرمہ مظفر محسنہ صاحبہ	۶۴
۳۱. ” افتخار محمودہ صاحبہ	۷۰
۳۲. ” امۃ الحیٰ فاروق صاحبہ	۷۸
۳۳. ” امۃ الرؤف صاحبہ	۷۴

معیارِ دوئم

۱. مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ چیمہ	۸۰
۲. ” ناصرہ بیگم صاحبہ	۳۶
۳. ” عذرا بیگم صاحبہ	۴۷
۴. ” مبشرہ بیگم صاحبہ	۵۶
۵. ” آصفہ سلطانہ صاحبہ	۷۰
۶. ” امۃ الوحیدہ صاحبہ گجراتی دوئم	۸۷
۷. ” امۃ السلام صاحبہ ننگلی	۸۴
۸. ” امۃ الحیٰ صاحبہ	۸۳
۹. ” آنسہ خاتون صاحبہ	۴۸
۱۰. ” بُشریٰ بیگم صاحبہ بدر	۵۹
۱۱. ” مبارکہ طیبہ صاحبہ	۶۳
۱۲. ” طاہرہ بیگم صاحبہ	۵۹
۱۳. ” راشدہ پروین صاحبہ	۶۵
۱۴. ” مسعودہ حق صاحبہ چہارم	۸۴
۱۵. ” امۃ الرشید صاحبہ پونچھی اوّل	۹۳
۱۶. ” فائقہ صدیقہ صاحبہ ملک	۵۷
۱۷. ” حفصہ بیگم صاحبہ سوئم	۸۶
۱۸. ” آصفہ ریحانہ صاحبہ	۵۸
۱۹. ” شاہدہ بیگم صاحبہ	۴۰
۲۰. ” طلعت بُشریٰ صاحبہ	۷۹
۲۱. ” امۃ الحکیم صاحبہ	۴۸
۲۲. ” ریحانہ متین صاحبہ	۷۳

(باقی)

درخواستِ دُعا: — محترمہ زینب بیگم صاحبہ کا پچھلے دنوں پتّے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ مبلغ ایک سو بیس روپے مختلف مدات میں ادا کر کے کامل صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ عبدالسلام ملک

اعلانِ نکاح

بحوالہ چٹھی مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چک امرچھ، کہ خاکسار نے مورخہ ۱۶/۱۱/۸۵ کو مکرم احسان اللہ صاحب لون ولد مکرم رحمت اللہ صاحب لون ساکن چک امرچھ کا نکاح مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف خان صاحب ساکن چک امرچھ ضلع اسلام آباد کے ہمراہ بعوض حق مہر بارہ ہزار ایک سو ایک روپے پر مکرم محمود احمد قریشی نے چک امرچھ میں نکاح پڑھایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم رحمت اللہ صاحب نے مسجد فنڈ میں پچیس روپے اور اعانت بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا کی ہے۔

پروگرام دَورہ مکرم مولوی سیّد صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۱۰/۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ نیز اس دَورہ میں بجٹ ۸۷-۱۹۸۶ء باشرح بھی مرتب کیا جائے گا۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے انسپکٹر صاحب کا حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۴/۸۶	کامٹھہ	۱۳/۴/۸۶	۱	۱۴/۴/۸۶
رانچی شمسیلیہ	۱۲/۴/۸۶	۲	۱۴	جھانسی چرگاؤں	۱۴	۱	۱۵
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۱۴	۳	۱۷	راٹھ	۱۵	۱	۱۶
پاکوڑ	۱۷	۱	۱۸	سکرا مودہا	۱۶	۱	۱۷
خانپور ملکی۔ بلہر	۱۸	۲	۲۰	کانپور و مضافات	۱۷	۲	۱۹
بلاری	۲۰	۱	۲۱	فیض آباد	۱۹	۱	۲۰
مونگھیر	۲۱	۱	۲۲	گونڈہ	۲۰	۱	۲۱
بھاگلپور	۲۲	۱	۲۳	لکھنؤ بارہ بنکی	۲۱	۳	۲۴
مظفرپور	۲۳	۱	۲۴	شاہجہانپور و مضافات	۲۴	۳	۲۷
موتی ہاری	۲۴	۱	۲۵				
بھرت پور سیوان	۲۵	۱	۲۶	بریلی	۲۷	۱	۲۸
پٹنہ	۲۶	۱	۲۷	امروہہ	۲۸	۲	۳۰
ارول۔ گیا	۲۷	۲	۱/۵/۸۶	دہلی	۳۰	۲	۲/۵/۸۶
آرہ	۱/۵/۸۶	۱	۲	میرٹھ	۲/۵/۸۶	۱	۳
بنارس	۲	۱	۳	انبیٹھہ	۳	۱	۴
کانپور	۳	۲	۵	دہلی	۴	۲	۶
مین پوری	۵	۱	۶	بجوپورہ	۷	۱	۸
بھوگاؤں ننگلہ گھنو	۶	۱	۷	کرنال	۸	۱	۹
ساندھن	۷	۱	۸	نروانہ	۹	۱	۱۰
صالح نگر	۸	۲	۱۰	ہتھلانہ	۱۰	۱	۱۱
جے پور	۱۰	۱	۱۱	تلاکور	۱۱	۱	۱۲
کشن گڑھ	۱۱	۱	۱۲				
ادے پور	۱۲	۱	۱۳	قادیان	۱۳/۵/۸۶	-	-

درخواست ہائے دُعا

● — محترمہ بُشریٰ یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف خان صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میڈیکل میں داخلہ ملا ہے۔ موصوفہ نے اس سلسلہ میں مبلغ یکصد روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے میڈیکل ٹریننگ کی کامیاب تکمیل کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار: عبدالسلام ٹاک، صدر جماعت احمدیہ سرینگر

● — مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائلپوری سپین اور پرتگال کے دورہ کے بعد بیمار چلے آ رہے ہیں۔ قادیان بھی آئندہ جلسہ سالانہ پر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ، اعانت بدر اور صدقہ ادا کرتے ہوئے موصوف کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● — مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی اپنے بھائی مکرم وحید احمد صاحب، جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے کی استقامت اور دینی و دُنیوی ترقی کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عزیز وائید احمد راؤ کی انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور اپنی ۲۴/ والدہ محترمہ کے قبولِ حق کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

پروگرام دَورہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے صوبہ یوپی، بہار، اُڑیسہ، بنگال

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ صوبہ یوپی۔ بہار۔ اُڑیسہ اور بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم بحیثیت نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مؤرخہ یکم فروری ۱۹۸۶ء سے چندہ خدام الاحمدیہ خصوصاً (تعمیر ایوانِ خدمت) کی وصولی کی غرض سے مالی دَورہ کر رہے ہیں۔ جملہ قائدین مجالس۔ صدر صاحبان۔ مبلغین و معلّمین کرام، موصوف کے ساتھ ہر طرح تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱/۳/۸۶	کٹک	۷/۴/۸۶	۲	۹/۴/۸۶
انبیٹہ	۲/۳/۸۶	۱	۳	بھوبنیشور	۹	۲	۱۱
میرٹھ	۳	۱	۴	خوردہ کیرنگ	۱۱	۳	۱۴
دہلی	۴	۲	۶	نرگاؤں	۱۴	۱	۱۵
امروہہ	۶	۲	۸	مانیکا گوڑہ	۱۵	۱	۱۶
بریلی	۸	۱	۹	کرڈاپلی	۱۶	۲	۱۸
شاہجہانپور	۹	۱	۱۰	پنکال	۱۸	۱	۱۹
لکھنؤ	۱۰	۲	۱۲	کوشتہ	۱۹	۱	۲۰
فیض آباد	۱۲	۱	۱۳	غنیم پاڑہ تالبرکوٹ	۲۰	۱	۲۱
بہوہ دھن سنگھ	۱۳	۱	۱۴	سونگھڑا	۲۱	۲	۲۳
کانپور	۱۴	۲	۱۶	کیندرا پاڑہ	۲۳	۱	۲۴
بنارس	۱۷	۱	۱۸	سورو	۲۴	۱	۲۵
گیا	۱۸	۱	۱۹	بھدرک	۲۵	۲	۲۷
اُردل	۱۹	۱	۲۰	کلکتہ و مضافات	۲۷	۷	۴/۵/۸۶
آرہ	۲۰	۱	۲۱	کانپور	۴/۵/۸۶	۱	۵
پٹنہ	۲۱	۱	۲۲	مودھا	۵	۱	۶
مظفرآباد	۲۲	۱	۲۳	سکرا	۶	۱	۷
موتی ہاری	۲۳	۱	۲۴	راٹھ	۷	۱	۸
بھاگلپور برہ پورہ	۲۴	۲	۲۶	جھانسی	۸	۱	۹
خانپور ملکی	۲۶	۱	۲۷	ماندوجن	۱۰	۱	۱۱
پاکوڑ مونگھیر	۲۷	۲	۱/۴/۸۶	صالح نگر	۱۱	۱	۱۲
رانچی سمیلیہ	۲	۱	۳	ننگلہ گھنو	۱۲	۱	۱۳
موسنی بنی مائنز	۳/۴/۸۶	۲	۵	علیگڑھ	۱۳	۱	۱۴
راورکیلہ	۵	۱	۶	قادیان	۱۵/۵/۸۶	-	-
جمشید پور	۶	۱	۷				

● — مکرم سلیمان خان صاحب چک امرچھو ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دُنیوی ترقیات کے۔ بچوں کے روشن مستقبل کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ اسی طرح منور احمد صاحب چک امرچھو بھی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● — مکرمہ بی بی فاطمہ خاتون صاحبہ برہ پورہ ۲۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی نواسی اور بیٹی کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

● — مکرم راجہ فضل الرحمٰن صاحب یاری پورہ کولگام کشمیر سے لکھتے ہیں کہ راقم کا لڑکا راشد احمد خان چھاتی کی تکلیف میں مبتلا ہے ڈاکٹری ٹیسٹ لیبارٹری کو بھیجے گئے ابھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ عزیز کی صحتِ کاملہ اور دینی دُنیوی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

● — محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر سے والدہ محترمہ کی صحت کاملہ کے لئے۔ مکرم منیر احمد صاحب ساگر سے پاؤں میں جلن رہتی ہے صحتِ کاملہ کیلئے اور مکرم سید ظہیر الدین صاحب ریلی سے روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

...ہیں آ گئے :-
حضور رنجیدہ ہو گئے اور پھر اپنا شاں
شے کر فرمایا کہ ہم نے اپنے بچوں کو
کبھی نہیں مارا انہیں ہمیشہ پیار و محبت
سے سمجھاتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں
کرتے ہیں بلکہ ان کی پیدائش سے قبل
ہی ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں
چنانچہ آپ کو بھی ان کی اصلاح کے
لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی

دی ہے لیکن کبھی جذبات سے مغلوب ہو کر ایسا
قدم نہیں اٹھانا چاہیئے ہمیشہ سوچ سمجھ
کر اور اپنے حواس کو قائم رکھ کر خالص
اصلاح کی غرض سے اٹھایا ہوا قدم
ہی مفید ہو سکتا ہے۔

س : بائیبل میں حضرت عیسیٰ پر نازل
ہونے والی کتاب (انجیل) کا علیحدہ ذکر
کیوں موجود ہے؟

ج : فرمایا پرانی الہامی کتب کے نزول

امتیاز ہے۔ قرآن کریم کا ہر لفظ اور ہر نقطہ
بعینہٖ اسی طرح جمع اور محفوظ کیا گیا
ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
جبرائیل کی معرفت آنحضرت پر نازل فرمایا
لیکن حضرت موسیٰ کی توراۃ حضرت عیسیٰ کی
انجیل ہرگز اس طریقے سے اکٹھی نہیں
کی گئی۔ فرمایا۔ قرآن کریم میں متعدد
مقامات پر بیان کردہ واقعات کی روشنی

پیغام دیا اور ان کو اس پر عمل کرنے میں جو تکالیف
اور مشکلات پیش آئیں دشمنوں کو جو معجزات
دکھائے اپنے ماننے والوں کی جس رنگ
میں تربیت کی۔ غرضیکہ انبیاء کی زندگی
کے پورے حالات اور واقعات بہت بعد
میں آنے والوں نے ان لوگوں سے سن
کر جنہوں نے انہیں یاد رکھا ہوا تھا ایک
کتاب میں اکٹھا کر دیا۔ پھر بعد میں وقتاً

چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت
نے تادیب و تربیت کی غرض سے
نہایت محتاط طریقے سے سزا کی اجازت

اور ان کے مرتب کرنے کا کام نیز ان
کی حفاظت کا طریق قرآن کریم کی طرح
مستند نہیں اور یہ فرق قرآن کریم کا طرۂ

میں جو نتیجہ اخذ کر سکا ہوں وہ یہ ہے کہ
ان انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ سے وحی
پا کر جس طرح اپنی قوم کو خدا کے احکام

فوقتاً ان میں تحریف و تبدل ہوتا رہا۔ ان حالات
میں ان کتب کا مقابلہ احادیث کی کتب سے
تو کیا جا سکتا ہے لیکن قرآن کریم سے نہیں
(مرتبہ : ثریا نمازی صاحبہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ - کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. Co.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا — یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے!

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹرکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام ص تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
ٹیلیفون نمبرز :- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول، کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے

AUTOWINGS,
13, SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 75560
74350

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

% PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE NO. OFFICE. 806.
RESI. 283.

نائیلون۔ فوم۔ جینس اور چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار خوشنما کیس، بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۱۷- فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI-12 - CANNANORE:- 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:- 42916 ——— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

NIR ®

پیشکش کرتے ہیں:-

CALCUTTA - 15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!